سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت ٹورس، ویزہ اسٹمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈوومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services
International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil
Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

ناولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018, Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 261 Friday 06 February, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition
جلد نمبر (۱۳) شمارہ نمبر (۲۶۱) ۶ فروری ۲۰۲۶ء بروز جمعہ قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

بجٹ اجلاس میں ہنگامہ جاری، وزیراعظم کی تقریر کے بغیر لوک سبھا میں شکریہ کی تحریک منظور

'قومی سلامتی پر قائد حزب اختلاف کو بولنے نہیں دیا گیا'، کانگریس کا وزیراعظم مودی پر حملہ

نئی دھلی (ایجنسی): پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس میں جمعرات کو ایک بار پھر ہنگامہ آرائی کے سبب کارروائی متاثر ہوئی۔ لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں ایوانوں میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا اور متعدد مواقع پر کارروائی روکنی پڑی۔ سب سے اہم پیش رفت یہ رہی کہ لوک سبھا میں صدر جمہوریہ کے خطاب پر پیش کی گئی شکریہ کی تحریک وزیراعظم نریندر مودی کی مجوزہ تقریر کے بغیر ہی منظور کر لی گئی۔

لوک سبھا کی کارروائی جیسے ہی شروع ہوئی، اپوزیشن اراکین ایوان کے وسط میں آ کر احتجاج کرنے لگے۔ شور شرابے کے باعث اسپیکر اوم برلا نے کارروائی دوپہر 12 بجے تک ملتوی کر دی۔ جب ایوان کی نشست دوبارہ شروع ہوئی تو صورت حال میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی اور اپوزیشن نے ایک بار پھر نعرے بازی کی۔ اسی ہنگامے کے دوران اسپیکر نے صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک کو رائے شماری کے لیے پیش کیا، جسے صوتی ووٹ کے ذریعے منظور کر لیا گیا۔ وزیراعظم کو اس بحث کا جواب دینا تھا اور پہلے اس کے لیے وقت بھی مقرر کیا گیا تھا، تاہم مسلسل ہنگامے کی وجہ سے وہ ایوان میں تقریر نہیں کر سکے۔

ادھر راجیہ سبھا میں بھی ماحول کشیدہ رہا۔ قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے نے ایوان میں کہا کہ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف کو بولنے کا موقع نہیں دیا جا رہا، جو جمہوری روایات کے خلاف ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ پارلیمنٹ دونوں ایوانوں کا مجموعہ ہے اور ایک ایوان میں پیش آنے والے واقعات پر دوسرے ایوان میں اظہار خیال کیا جانا چاہیے۔ ان کے بیان پر قائد ایوان جے پی نڈا نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ راجیہ سبھا میں لوک سبھا کی کارروائی پر بحث قواعد کے خلاف ہے اور ہر ایوان اپنی حدود میں کام کرتا ہے۔ اس معاملے پر دونوں رہنماؤں کے درمیان تکرار بھی دیکھنے میں آئی۔

قبل ازیں، اپوزیشن جماعتوں کے فلور لیڈروں کی ایک میٹنگ پارلیمنٹ کے احاطے میں قائد حزب اختلاف کے دفتر میں منعقد ہوئی۔ اس نشست میں لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی بھی شریک تھے۔ مطابق اجلاس میں بجٹ اجلاس کے دوران مشترکہ حکمت عملی اور ایوان میں احتجاج کے طریقہ کار پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

یاد رہے کہ گزشتہ چند دنوں سے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں وقفے وقفے سے ہنگامہ جاری ہے۔ اپوزیشن کا مؤقف ہے کہ اسے اہم قومی معاملات پر بات کرنے کا پورا موقع نہیں دیا جا رہا، جبکہ حکومت کا کہنا ہے کہ ایوان کی کارروائی قواعد کے مطابق چل رہی ہے اور غیر ضروری ہنگامہ آرائی سے پارلیمانی کام متاثر ہو رہا ہے۔ موجودہ صورت حال میں بجٹ اجلاس کی کارروائی مسلسل دباؤ کا شکار دکھائی دے رہی ہے۔

کانگریس نے لوک سبھا میں صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک منظور ہونے کے بعد حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کو چار دن تک ایوان میں بولنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ وزیراعظم نریندر مودی قومی سلامتی اور دفاعی پالیسی سے متعلق ان کی بات سننا نہیں چاہتے تھے، اسی لیے انہیں جان بوجھ کر روکا گیا۔

لوک سبھا نے جمعرات کو اپوزیشن ارکان کے ہنگامے کے درمیان صدر کے خطاب پر شکریہ کی تجویز صوتی ووٹ سے منظور کر لی۔ پارلیمانی روایت کے مطابق اس تجویز پر بحث کے بعد وزیر اعظم ایوان میں جواب دیتے ہیں، تاہم جاری تعطل کے سبب وزیراعظم کا جواب لوک سبھا میں نہیں ہو سکا اور تجویز منظور کر لی گئی۔

کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ راہل گاندھی قومی سلامتی اور دفاعی پالیسی پر کچھ بنیادی نکات اٹھانا چاہتے تھے، مگر انہیں بولنے سے روکا گیا۔ ان کے مطابق وزیراعظم نریندر مودی اور وزیر دفاع راجناتھ سنگھ ان باتوں کو سننا نہیں چاہتے تھے۔

جے رام رمیش نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اپوزیشن میں رہتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی نے دس جون دو ہزار چار کو اُس وقت کے وزیراعظم منموہن سنگھ کو بھی ایوان میں بولنے سے روکا تھا، حالانکہ اس وقت صدر کے خطاب پر بحث مکمل ہو چکی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ موجودہ صورت حال جمہوری روایات کے منافی ہے۔ راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے نے بھی اس معاملے کو اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کے دو ستون ہیں، ایک لوک سبھا اور دوسرا راجیہ سبھا۔ اگر ایک ستون پر حملہ ہوتا ہے تو دوسرا ستون بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ کانگریس کے مطابق اس مسئلے پر اپوزیشن جماعتیں متحد ہیں اور انہوں نے بطور احتجاج راجیہ سبھا سے واک آؤٹ کیا۔ لوک سبھا میں کانگریس کے وہپ اور موجودہ بجٹ اجلاس کی بقیہ مدت کے لیے معطل رکن پارلیمنٹ مانیکم ٹیگور نے کہا کہ ایوان میں دو آوازیں ہوتی ہیں، ایک حکمراں جماعت کی اور دوسری اپوزیشن کی، مگر اپوزیشن کی آواز دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت نہیں چاہتی کہ اپوزیشن کو مؤثر انداز میں بات رکھنے کا موقع ملے۔

انہوں نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی سوچ 'من کی بات' تک محدود ہے، جو ریڈیو پر ہو سکتی ہے، لیکن پارلیمنٹ میں قائد حزب اختلاف کو بولنے کا حق حاصل ہے اور اس کے بعد وزیراعظم جواب دیتے ہیں۔ ٹیگور کے مطابق یہ پہلی بار ہے کہ قائد حزب اختلاف کو بولنے کا موقع نہیں دیا گیا اور وزیراعظم نے بھی جواب نہیں دیا، جو جمہوری نظام کے لیے افسوسناک ہے۔

فلپائن میں بھیانک آتش زدگی، ایک ہزار گھر جل کر خاک، پانچ ہزار سے زائد افراد بے گھر

فلپائن (ایجنسی): جنوبی فلپائن کے علاقے بونگاؤ کے ایک چھوٹے جزیرے میں منگل کی رات لگنے والی بھیانک آگ نے پوری بستی کو تباہ کر دیا۔ خبر رساں ادارے فلپائن نیوز ایجنسی کے مطابق آگ بارنگائے لامیان نامی علاقے سے شروع ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے آس پاس کے مکانات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ چند ہی گھنٹوں میں تقریباً ایک ہزار گھر جل کر خاک ہو گئے جبکہ پانچ ہزار سے زائد افراد بے گھر ہو گئے۔ متاثرہ علاقہ سمندر کے اوپر لکڑی کے کھمبوں پر قائم گھروں پر مشتمل ہے۔ زیادہ تر مکانات لکڑی، بانس اور ناریل کے پتوں جیسے ہلکے مواد سے تعمیر کیے گئے تھے۔ گھر ایک دوسرے کے انتہائی قریب واقع تھے، جس کے باعث آگ تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ تیز ہواؤں نے صورت حال کو مزید سنگین بنا دیا اور آگ تقریباً چار گھنٹے تک شدت کے ساتھ بھڑکتی رہی۔ عینی شاہدین کے مطابق رات کے اندھیرے میں شعلے دور سے دکھائی دے رہے تھے اور سیاہ دھوئیں نے پورے علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیوز میں آگ کی شدت واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ شعلے اتنے بلند تھے کہ سمندر کے دوسرے کناروں سے بھی جلتی ہوئی بستی کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔ مقامی حکام کا کہنا ہے کہ آگ لگنے کی حتمی وجہ کا تعین ابھی تک نہیں ہو سکا۔ ابتدائی طور پر شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ممکنہ طور پر برقی شارٹ سرکٹ، گیس کے اخراج یا کسی انسانی غفلت کے باعث یہ سانحہ پیش آیا ہو، تاہم سرکاری سطح پر کوئی حتمی بیان جاری نہیں کیا گیا۔ تحقیقات جاری ہیں۔ آگ کے بعد ہزاروں افراد کھلے آسمان تلے یا عارضی پناہ گاہوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ مقامی انتظامیہ اور امدادی ادارے متاثرین کو خوراک، پانی، کپڑے اور عارضی رہائش فراہم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حکام کے مطابق بحالی اور تعمیر نو کا عمل طویل ہو سکتا ہے کیونکہ بڑی تعداد میں خاندان اپنا گھر اور سامان کھو چکے ہیں۔

قتل معاملے میں 100 سال کا بزرگ 42 سال بعد بری، 1984 میں کورٹ نے سنائی تھی عمر قید

لکھنؤ (ایجنسی): الہ آباد ہائی کورٹ نے تقریباً 100 سال کے شخص کو قتل کے ایک مقدمے میں قصوروار ٹھہرائے جانے کے 42 سال بعد بری کر دیا ہے۔ اس شخص کو عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ اپیل کے زیر التوا ہونے کی مدت اور اس کی کافی عمر ہونا، راحت ملنے کے متعلقہ عوامل ہیں۔ یہ واقعہ 1982 میں ہمیر پور میں پیش آیا تھا اور مقدمے کی سماعت کے بعد ہمیر پور سیشن کورٹ نے اپیل کنندہ دھنی رام کو 1984 میں عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ جسٹس چندر دھاری سنگھ اور سنجیو کمار کی بنچ نے دھنی رام کی اپیل کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ کئی دہائیوں سے ملزم کے ذریعہ برداشت کی گئی پریشانی، غیر یقینی صورتحال اور سماجی نتائج کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بنچ نے کہا کہ چونکہ اپیل کنندہ دھنی رام ضمانت پر تھا، اس لیے اس کی ضمانت منسوخ تصور کی جائے گی۔ عدالت نے یہ حکم استغاثہ کی جانب سے الزامات کو معقول شک سے بالاتر ثابت کرنے میں ناکام رہنے کی وجہ سے دیا۔ اس معاملے کے حقائق کے مطابق 9 اگست 1982 کو شکایت کنندہ اور اس کا بھائی گنوا (متوفی) گھر واپس آ رہے تھے تبھی راستے میں ان کی ملاقات میکو سے ہوگئی جس کے ہاتھ میں بندوق تھی۔ میکو کے ساتھ ستی دین اور دھنی رام بھی تھے۔ ستی دین کے ہاتھ میں بلم تھا جبکہ دھنی رام کے ہاتھ میں کلہاڑی تھی۔ ستی دین اور دھنی رام نے میکو کو گنوا کو مارنے پر اکسایا کیونکہ گنوا نے ایک بار اس کی پستول ضبط کروا دی تھی اور اس کی 6 بیگھہ زمین بھی لے لی تھی۔ پرانی دشمنی کی وجہ سے میکو نے گنوا کو گولی مار دی جس سے اس کی موقع پر ہی ہوگئی۔ گولی کی آواز سن کر 4 افراد جائے وقوعہ پر پہنچے اور مداخلت کی کوشش کی۔ تاہم ملزم موقع واردات سے فرار ہو گئے۔ یہ واقعہ ہمیر پور ضلع میں پیش آیا تھا۔ اس کے بعد جولائی 1984 میں ہمیر پور کے ایڈیشنل سیشن جج نے ستی دین اور دھنی رام کو قتل کا مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی۔ تاہم دھنی رام کو 1984 میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا تھا۔ کلیدی ملزم میکو فرار تھا جبکہ ستی دین کی اپیل زیر التوا تھی۔ اس طرح ہائی کورٹ میں صرف دھنی رام کا کیس چل رہا تھا۔ اپیل کنندہ کے وکیل نے دلیل دی کہ اس کے موکل کی عمر تقریباً 100 سال ہو چکی ہے اور واردات میں اس کا کردار محض اکسانے والا تھا۔ کلیدی ملزم میکو کو پولیس کے ذریعہ کبھی گرفتار نہیں کیا گیا۔

میگھالیہ: کوئلہ کان میں دھماکہ، کم از کم 10 افراد ہلاک

شیلانگ (ایجنسی): میگھالیہ کے مشرقی جینتیا ہلز ضلع میں 5 فروری کو ایک کوئلہ کان میں غیر قانونی کانکنی کے دوران ڈائنامائٹ دھماکہ ہوا، جس سے کم از کم 10 لوگوں کی موت ہوگئی۔ اس دھماکہ میں ایک شخص کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ حالانکہ پولیس نے اس معاملے میں فی الحال 4 لاشیں برآمد ہونے اور ایک شخص کے زخمی ہونے کی تصدیق کی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق یہ کوئلہ کان ضلع کے مسنگیٹ۔ تھانگسکو علاقہ میں ہے۔ مقامی میڈیا کے ذریعہ دی گئی جانکاری میں بتایا گیا ہے کہ دھماکہ زوردار تھا، جس کے بعد علاقہ میں افراتفری مچ گئی۔ مشرقی جینتیا ہلز کے پولیس سپرنٹنڈنٹ وکاس کمار کا کہنا ہے کہ دور دراز علاقہ میں واقع اس کوئلہ کان سے 4 لاشیں برآمد کی گئی ہیں اور ایک جھلسے ہوئے شخص کو علاج کے لیے شیلانگ بھیجا گیا ہے۔ مہلوکین کی شناخت فی الحال نہیں ہو سکی ہے۔ افسران کا کہنا ہے کہ دھماکہ کی خبر ملتے ہی ریاستی آفات رسانس فورس (ایس ڈی آر ایف) اور فائر بریگیڈ کے ساتھ ساتھ ایمرجنسی سروسز کی ٹیمیں جائے وقوع پر بھیجی گئی ہیں۔ افسران نے ہلاکتوں کی تعداد بڑھنے کا اندیشہ بھی ظاہر کیا ہے۔ جائے وقوع سے ملی جانکاری کے مطابق جس پہاڑی میں غیر قانونی کانکنی ہو رہی تھی، دھماکہ کے بعد اس کا ایک حصہ دھنس گیا۔ اس واقعہ میں کئی کانکنوں کے ملبہ میں پھنسنے کا اندیشہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ یہ حادثہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب ضلع میں غیر قانونی کوئلہ کانکنی معاملہ پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اسی تھانگسکو علاقہ میں گزشتہ سال 23 دسمبر کو بھی ایسا ہی ڈائنامائٹ دھماکہ ہوا تھا، جس میں 2 کانکنوں کی موت ہوگئی تھی۔ اس وقت پولیس نے شروع میں دھماکہ کی خبروں کو بے بنیاد بتایا تھا۔ حالانکہ میڈیا رپورٹس سامنے آنے کے بعد میگھالیہ ہائی کورٹ نے ریاست میں غیر قانونی کوئلہ کانکنی اور اس کے ٹرانسپورٹیشن کی جانچ کے لیے تشکیل یک رکنی کمیٹی (سبکدوش جج بی پی کاٹیکی کمیٹی) نے پولیس سے رپورٹ طلب کی تھی۔ میگھالیہ کے حقوق انسانی کمیشن نے بھی اس معاملے میں نوٹس لیا تھا اور ریاستی حکومت سے تفصیلی رپورٹ طلب کی تھی۔

یو پی ایس سی: سول سروس امتحان کے قواعد میں بڑی تبدیلی

سروس میں موجود افسران کے مواقع ہوئے محدود

لکھنؤ (ایجنسی): یونین پبلک سروس کمیشن نے سول سروس امتحان 2026 کا نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے اہم قواعد میں تبدیلی کا اعلان کیا ہے، جس کے تحت سروس میں موجود افسران کے لیے بار بار امتحان دے کر رینک بہتر بنانے کے مواقع محدود کر دیے گئے ہیں۔ کمیشن کے اس فیصلے کو سول سروس کے ڈھانچے میں ایک بڑی پالیسی تبدیلی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ کمیشن کے مطابق سول سروس امتحان 2026 کے ذریعے مجموعی طور پر 933 عہدوں پر تقرری کی جائے گی اور امیدوار 24 فروری 2026 تک آن لائن درخواست دے سکیں گے۔ امتحانی طریقہ کار، سوالیہ پیٹرن اور انتخابی عمل میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں کی گئی، تاہم پہلے سے خدمات انجام دے رہے افسران کے لیے شرائط سخت کر دی گئی ہیں۔

نئے قواعد کے تحت جو امیدوار پہلے ہی کسی سول سروس میں منتخب ہو چکے ہیں، انہیں رینک میں بہتری کے لیے غیر محدود مواقع دستیاب نہیں ہوں گے۔ خاص طور پر انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس اور انڈین فارسٹ سروس کے افسران کو سول سروس امتحان 2026 میں شرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔ اگر کوئی امیدوار ابتدائی امتحان میں شریک ہو چکا ہو اور مرکزی امتحان سے قبل کسی سابقہ امتحان کی بنیاد پر آئی اے ایس یا آئی ایف ایس بن جائے تو اسے آگے کے مراحل میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی، چاہے وہ ابتدائی مرحلہ کامیابی سے عبور کر چکا ہو۔ اگر کسی امیدوار نے 2026 کے امتحان کے لیے درخواست دی ہو اور انتخابی عمل کے دوران ہی وہ سابقہ امتحان کی بنیاد پر آئی اے ایس یا آئی ایف ایس افسر ہو جائے تو اس کی 2026 کے امتحان کے ذریعے تقرری پر غور نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح کمیشن نے واضح کر دیا ہے کہ ایک بار اعلیٰ سروس حاصل کرنے کے بعد دوبارہ امتحان کے ذریعے رینک میں مسلسل بہتری کی روایت کو ختم کیا جا رہا ہے۔

انڈین پولیس سروس کے افسران کے لیے بھی الگ اور سخت شرائط طے کی گئی ہیں۔ جو امیدوار پہلے سے آئی پی ایس ہیں، وہ 2026 کے نتیجے کی بنیاد پر دوبارہ آئی پی ایس نہیں بن سکیں گے، تاہم انہیں رینک بہتر بنانے کے لیے ایک موقع دیا جائے گا۔ جو امیدوار 2026 کے ذریعے آئی پی ایس منتخب ہوتے ہیں، وہ 2027 میں ایک بار امتحان دے سکتے ہیں، لیکن اس کے لیے انہیں تربیتی افسر سے اجازت لینا ہوگی اور ایک مرتبہ تربیت سے چھوٹ دی جائے گی۔ اگر کوئی افسر نہ تربیت جوائن کرے اور نہ ہی باضابطہ چھوٹ حاصل کرے تو اس کی سروس منسوخ کی جا سکتی ہے۔

مزید برآں، اگر کوئی امیدوار 2026 کے ذریعے منتخب ہونے کے بعد 2028 یا اس کے بعد کا امتحان دینا چاہے تو اسے موجودہ سروس سے استعفیٰ دینا لازمی ہوگا۔ 2027 میں ناکامی کی صورت میں امیدوار 2026 میں ملی سروس جوائن کر سکتا ہے، تاہم بار بار کوشش کی گنجائش ختم کر دی گئی ہے۔ جو امیدوار ابھی کسی سروس میں شامل نہیں ہیں، ان کے لیے مواقع اور عمر کی حد میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ عمومی زمرے کے امیدواروں کو چھ مواقع، دیگر پسماندہ طبقات کو نو مواقع جبکہ درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے امیدواروں کے لیے کوششوں کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ یکم اگست 2026 کو عمر کم از کم 21 اور زیادہ سے زیادہ 32 سال ہونی چاہیے، جبکہ محفوظ طبقات کو ضابطوں کے مطابق عمر میں رعایت دی جائے گی۔

غزہ پر اسرائیلی گولہ باری میں 24 افراد جاں بحق

جنگ بندی کے بعد سب سے بڑا حملہ

غزہ (ایجنسی): غزہ کی پٹی میں بدھ کے روز اسرائیلی گولہ باری اور فضائی حملوں میں کم از کم 24 افراد جاں بحق ہوگئے۔ طبی حکام کے مطابق اکتوبر میں نافذ ہونے والی جنگ بندی کے بعد یہ سب سے بڑا حملہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اسپتالوں میں لاشوں اور زخمیوں کی آمد نے ایک بار پھر خطے کی بگڑتی صورت حال کو نمایاں کر دیا۔ جاں بحق افراد میں کئی بچے بھی شامل ہیں، جن میں ایک 11 سالہ بچی کی ہلاکت کی تصدیق کی گئی ہے۔ غزہ شہر کے طفاح اور زیتون علاقوں میں شدید گولہ باری سے کم از کم 14 افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ مقامی ذرائع کے مطابق متعدد رہائشی مکانات کو نشانہ بنایا گیا، جس سے عمارتیں زمین بوس ہوگئیں۔ جنوبی علاقے خان یونس کے قریب قیران ابو رشوان میں بے گھر خاندانوں کے خیموں پر حملے میں چار افراد جاں بحق ہوئے۔ اسی طرح المواصی کے ساحلی خیمہ کیمپ پر فضائی حملے میں دو افراد مارے گئے، جن میں فلسطینی ہلال احمر سوسائٹی کے امدادی کارکن حسن حسین السمیری بھی شامل ہیں۔

اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ شمالی غزہ میں اس کے بکتر بند یونٹوں اور طیاروں نے کارروائی اس وقت کی جب ایک ریزرو افسر مبینہ طور پر معمول کی سرگرمی کے دوران شدید زخمی ہوا۔ فوج کے مطابق یہ واقعہ اسرائیلی کنٹرول والے علاقے کی حد بندی کے قریب پیش آیا۔ مقامی حکام کے مطابق جنگ بندی کے آغاز سے اب تک 520 سے زائد فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ بدھ کے روز ہی وزارت صحت نے بتایا کہ اسرائیلی حکام نے 54 فلسطینیوں کی لاشیں اور 66 ڈبوں میں انسانی باقیات ریڈ کراس کے ذریعے واپس کیں، جن کا طبی معائنہ کرنے کے بعد انہیں اہل خانہ کے حوالے کیا جائے گا۔

سات اکتوبر 2023 سے جاری جنگ میں مجموعی طور پر کم از کم 71 ہزار 803 فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور اقوام متحدہ کی ایک تحقیقاتی رپورٹ میں اسرائیلی فوجی کارروائی کو نسل کشی قرار دیا گیا ہے، جبکہ اس حوالے سے مقدمہ عالمی عدالت انصاف میں زیر سماعت ہے۔ ادھر رفح گزرگاہ سے طبی انخلا کے عمل میں بھی شدید رکاوٹیں برقرار ہیں۔ فلسطینی ہلال احمر سوسائٹی کے مطابق 18 ہزار سے زائد مریض علاج کے لیے باہر جانے کے منتظر ہیں، مگر یومیہ صرف چند افراد کو اجازت دی جا رہی ہے۔ مغربی کنارے کے شہر اریحا میں بھی ایک 24 سالہ فلسطینی نوجوان اسرائیلی کارروائی میں جاں بحق ہوا، جس سے کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے۔

راہل گاندھی کے حوالے سے حکمراں کے رویئے پر اپوزیشن برہم

بی جے پی حکومت کو بنایا نشانہ

نئی دھلی (ایجنسی): پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس سے اپوزیشن کے 8 ارکان پارلیمنٹ کی معطلی پر کانگریس لیڈر ادت راج نے کہا کہ اپوزیشن کو ایوان کے اندر بولنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ بی جے پی میں کس قسم کا تحمل ہے۔ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو 45-46 منٹ تک بولنے نہیں دیا گیا۔ انہیں دو جملے بھی نہیں بولنے دیئے گئے جبکہ وہ صرف 5 جملے بولنا چاہتے تھے جس میں ایک منٹ بھی نہیں لگتا۔ ادت راج نے کہا کہ اس سے پہلے بھی تقریباً 100 ممبران پارلیمنٹ کو معطل کیا جا چکا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اپوزیشن کو اپنی بات رکھنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ یہ معطلی سراسر غلط ہے، جمہوریت خطرے میں ہے، ملک کی سلامتی بھی خطرے میں ہے اور ہماری پوزیشن کافی حد تک کمزور ہو چکی ہے۔

اسی دوران شیو سینا (یو بی ٹی) ایم پی پرینکا چترویدی نے کہا کہ کیسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ پہلے اپوزیشن لیڈر کو بولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ یہ کہا گیا کہ وہ کسی کتاب سے حوالہ نہیں دے سکتے۔ اپوزیشن کی آواز کو دبایا جا رہا ہے اور ایوان کو بار بار ملتوی کیا جا رہا ہے۔ وزیراعظم مودی نے شکریہ کی تحریک پر بولنے کی زحمت نہیں کی۔ حکمران اور اپوزیشن ایک دوسرے سے بات نہیں کر رہے ہیں۔ اس کا نقصان ملک کے عوام کو ہو رہا ہے۔ دونوں فریقوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے۔ آج ایوان کی تاریخ کا انتہائی افسوسناک دن رہا۔

لوک سبھا میں اپوزیشن راہل گاندھی اور مرکزی وزیر رونیت سنگھ بٹو کے درمیان ہوئی نوک جھونک کو لے کر ایس پی ایم پی رام جی لال سمن نے کہا کہ بی جے پی اب تناؤ پیدا کر رہی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ راہل گاندھی اور رونیت سنگھ بٹو کے درمیان کیا بات چیت ہوئی لیکن ان کے درمیان جو بھی ہوا ہے، اسے ذات یا مذہب کا رُخ نہیں دینا چاہیے۔ کانگریس لیڈر بھائی جگتاپ نے کہا کہ راہل گاندھی نے سچائی بیان کی ہے۔ رونیت سنگھ بٹو کو سیاسی پہچان کانگریس نے دی، 3 بار کانگریس کے ٹکٹ پر وہ منتخب ہوئے تھے اور تب ہی انہیں پہچان ملی۔ ورنہ اس سے پہلے انہیں کون جانتا تھا؟ اس وقت تعلقات بہت اچھے تھے، ہم جیسے ایک دوسرے کو مخاطب کرتے ہیں۔ اگر راہل گاندھی نے کہا کہ 'مائی ٹریٹر فرینڈ' (میرے غدار دوست) تو وہ 'غدار' بھی کہہ سکتے تھے۔

ممبئی - پونے ایکسپریس وے پر 32 گھنٹے بعد ٹریفک بحال، مسافروں نے لی راحت کی سانس

ممبئی (ایجنسی): ممبئی - پونے ایکسپریس وے پر آدوشی سرنگ کے قریب گیس ٹینکر الٹنے کے بعد پیدا ہونے والی ہنگامی صورتحال اب مکمل طور پر قابو میں آ گئی ہے۔ رائے گڑھ ہائی وے پولیس کے مطابق ٹینکر سے ہونے والا گیس رساؤ پوری طرح روک دیا گیا ہے اور حادثے کا شکار ٹینکر کو شاہراہ سے ہٹا دیا گیا ہے۔ تقریباً 32 گھنٹے تک بند رہنے والی ممبئی کی جانب جانے والی لین کو بھی کھول دیا گیا ہے جس کے بعد ٹریفک کی آمد و رفت معمول کے مطابق شروع ہو گئی ہے۔ رائے گڑھ خطے کی ہائی وے سیفٹی ٹیم کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کی جانب سے جمعرات کو جاری کیے گئے پریس نوٹ میں پورے واقعے کی تفصیل دی گئی۔ پریس نوٹ کے مطابق 3 فروری کی شام تقریباً پانچ بجے یشونت راؤ چوہان ممبئی - پونے ایکسپریس وے پر کلومیٹر 41/000 کے مقام پر، آدوشی سرنگ کے قریب ممبئی کی سمت جا رہا پروپیلین گیس سے بھرا ایک ٹینکر الٹ گیا تھا۔ حادثے کے فوراً بعد ٹینکر سے آتش گیر پروپیلین گیس کا اخراج شروع ہو گیا جس سے مسافروں کی سلامتی کو سنگین خطرہ لاحق ہو گیا۔

حدیث نبوی ﷺ

محسن انسانیت ﷺ نے شجر کاری کو فروغ دینے کے لئے ایمان والوں پر شجر کاری کو صدقہ قرار دیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:۔''جو مسلمان دَرخت لگائے یا فَصل بوئے، پھر اس میں سے جو پرندہ یا اِنسان یا چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صَدقہ شُمار ہوگا۔(صحیح بخاری)

سُورَۃُ الحَاقَہ: ایک مختصر تعارف

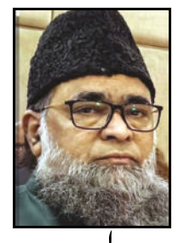

محمد عبدالحفیظ اسلامی

قرآن حکیم کی یہ 69ویں سورۃ ''الحاقۃ'' اس میں 52 آیات اور 2 رکوع آئے ہیں۔ "الحَآ قَّۃُ"، "مَاالحَاقَّۃُ" واقع ہونے والی،، کیا ہے وہ واقع ہونے والی،،؟.....مذکورہ بالا سورت مکی ہے اور اس کا نزول اس وقت ہوا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کا آغاز ہو چکا تھا، تاہم ابھی اس میں شدت پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں ایک قصہ حضرت عمرؓ کا آیا ہے جو مسند احمد کے حوالہ سے ہمیں ملتا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اسلام لانے سے قبل ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے کیلئے گھر سے نکلا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے مسجد حرام میں داخل ہو چکے تھے، میں پہنچا تو آپؐ نماز میں سورۃ الحاقہ تلاوت فرما رہے تھے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوگیا اور (کلام الٰہی) کو سننے لگا۔قرآن کے شان کلام پر میں حیران ہو رہا تھا کہ میرے دل میں یکا یک خیال آیا کہ یہ شخص (نبیؐ) ضرور شاعر ہے جیسا کہ قریش کہتے ہیں، ان ہی لمحات میں فوراً ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان (مبارک) سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ o وَّمَاھُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ...''یہ ایک رسول کریم کا قول ہے کسی شاعر کا قول نہیں ہے'' (آیت 40 تا 41)۔میں نے اپنے دل میں کہا شاعر نہیں تو پھر کاہن ہے۔اسی وقت زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہوئے؛ وَلَا بِقَوْلِ کَاھِنٍ.....تَنْزِیْلٌ مِّن رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ''اور نہ کسی کاہن کا قول ہے، تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو یہ تو رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے'' آیت 42 تا 43۔یہ کلمات سن کر اسلام میرے قلب میں گہرا اُتر گیا۔حضرت عمرؓ کی بیان کردہ اس روایت سے یہ بات صاف طور پر عیاں ہوتی ہے کہ یہ سورت آپ کے ایمان لانے سے بہت پہلے نازل ہو چکی تھی کیونکہ اس واقعہ کے بعد ایک طویل مدت تک بھی آپ (عمرؓ نے) مشرف بہ اسلام نہ ہوئے تھے مگر موقع بہ موقع یکے بعد دیگرے واقعات، حضرت عمرؓ کو متاثر کرتے رہے۔ آخر کار ایک ایسی ضرب خود اپنی بہن کے گھر میں آپؓ پر پڑی جو انھیں ایمان کی منزل پر پہنچا دیا جس کی تفصیل سورہ مریم اور سورہ واقعہ کے (راقم الحروف کے سلسلہ مضامین) میں دیکھی جاسکتی ہے۔

مذکورہ بالا سورت الحاقہ میں تین اہم باتیں آئی ہیں۔پہلے رکوع میں آخرت کا ذکر ہے اور دوسرے رکوع میں قرآن حکیم کے اللہ کی طرف سے اُتارے جانے پر بیان ہوا اور آخر میں حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول برحق ہونے کے بارے میں ارشاد ربانی ہوا۔سورۃ کے آغاز سے آیت 12 تک یہ بتلایا گیا کہ قیامت کا آنا اور آخرت کا برپا ہونا ایک اٹل حقیقت ہے جو ضرور پیش آکر رہنی ہے اور یہ بات بھی واضح کردی گئی کہ جن قوموں نے بھی گزشتہ دنوں آخرت کا انکار کیا وہ اپنے انجام بد کو پہنچ کر رہیں۔حقیقت بھی یہی ہے کہ انکار آخرت حساب وکتاب اور خدائے تعالیٰ کے سامنے ٹھہرنے کے تصور سے خالی زندگی، انسان کو صراط مستقیم سے ہٹا کر گمراہی وتباہی کی راہ پر ڈال دیتی ہے۔لہذا آخرت کی جوابدہی کا احساس جتنا مضبوط ہوگا آدمی توحید باری تعالیٰ اور اطاعت نبیؐ پر عمل پیرا رہ سکتا ہے! قیامت کے برپا ہونے کا منظر نامہ تو بڑا ہی سبق آموز و عبرت ناک ہے!

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ (آیت 13)''پھر جب ایک دفعہ صُور میں پھونک ماردی جائے گی'' اس سلسلہ میں معروف مفسر حضرت مولانا مودودیؒ یوں رقم طراز ہوئے کہ'' آگے آنے والی بات (مضمون) کو پڑھتے ہوئے یہ بات نگاہ میں رہنی چاہیے کہ قرآن مجید میں کہیں تو قیامت کے تین مراحل الگ الگ بیان کیے گئے ہیں جو یکے بعد دیگرے مختلف اوقات میں پیش آئیں گے، اور کہیں سب کو سمیٹ کر پہلے مرحلے سے آخری مرحلے تک کے واقعات کو یکجا بیان کردیا گیا ہے۔مثال کے طور پر سورۃ نمل آیت 87 میں پہلے نفخ صور کا ذکر کیا گیا ہے جب تمام دنیا کے انسان یک لخت ایک ہولناک آواز سے گھبرا اٹھیں گے۔اس وقت نظام عالم کے درہم برہم ہونے کی وہ کیفیات ان کی آنکھوں کے سامنے پیش آئیں گی جو سورہ حج آیات 1۔2، سورۃ یٰسین آیات 49۔50 اور سورۃ تکویر آیات 1۔6 میں بیان ہوئی ہیں۔سورۃ زمر آیات 67 تا 70 میں دوسرے اور تیسرے نفخ صور کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ایک نفخ پر سب لوگ مرکر گر جائیں گے اور اس کے بعد جب پھر صور پھونکا جائے گا تو سب جی اٹھیں گے اور خدا کی عدالت میں پیش ہوجائیں گے۔سورۃ طٰہٰ آیات 102 تا 112، سورۃ انبیاء آیات 101 تا 103، سورۃ یٰسین آیات 51 تا 53، اور سورۃ ق آیات 20 تا 22 میں صرف تیسرے نفخ صور کا ذکر ہے (تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد سوم، طٰہٰ، حاشیہ 78۔الحج، حاشیہ 1۔جلد چہارم، یٰسین، حواشی 46۔47)۔لیکن یہاں اور بہت سے دوسرے مقامات پر قرآن میں پہلے نفخ صور سے لے کر جنت اور جہنم میں لوگوں کے داخل ہونے تک قیامت کے تمام واقعات کو ایک ہی سلسلے میں بیان کردیا گیا ہے۔ (تفہیم القرآن)۔ آگے آیت کریمہ 18 میں میدان حشر کا ایک نقشہ کھینچا گیا، اور بتلایا گیا کہ زمین کس طرح بلکل سپاٹ سیدھی اور اونچ نیچ کے بغیر چٹیل میدان نظر آئے گی۔۔۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ لکھتے ہیں کہ یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰی مِنْکُمْ خَافِیَۃٌ''، یعنی اس روز سب اپنے رب کے سامنے پیش ہونگے، کوئی چھپنے والا چھپ نہ سکے گا۔اللہ تعالیٰ کے علم وبصر سے تو آج بھی کوئی نہیں چھپ سکتا، اس روز کی خصوصیت شائد یہ ہو کہ میدان حشر میں تمام زمین ایک سطح مستوی ہوجائے گی نہ کوئی غار ہیگا نہ پہاڑ نہ کوئی تعمیر ومکان نہ کسی درخت وغیرہ کی آڑ، یہی چیزیں ہیں جن کے پیچھے دنیا میں چھپنے والے چھپا کرتے ہیں، وہاں ان میں سے کوئی چیز نہ ہوگی، کسی کو چھپنے کا امکان ہی نہ رہے گا۔ (معارف القرآن) پھر آگے آیت کریمہ 19 میں اللہ کے نیکوکار وصالح بندوں کو کتاب اعمال کے دیئے جانے کا ذکر فرمایا گیا۔حضرت علامہ محمد کرم شاہ صاحبؒ اپنی معروف تفسیر میں لکھتے ہیں کہ صالحین وابرار کو ان کا صحیفہ عمل دائیں ہاتھ میں پکڑا یا جائے گا۔یہ گویا اس امر کی علامت ہوگی کہ یہ لوگ جنتی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا ہے۔اس وقت ان کی مسرت وشادمانی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔(ضیاء القرآن صفحہ 351)

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَیَقُوْلُ ھَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَہٗ (آیت 19) مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اسکی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ''اُس وقت جس کا نامہ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا'' لو دیکھو، پڑھو میرا نامہ اعمال، سیدھے ہاتھ میں نامہ اعمال کا دیا جانا ہی ظاہر کردے گا کہ اس کا حساب بے باق ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں مجرم کی حیثیت سے نہیں بلکہ صالح انسان کی حیثیت سے پیش ہو رہا ہے۔اغلب یہ ہے کہ اعمال ناموں کی تقسیم کے وقت صالح انسان خود سیدھا ہاتھ بڑھا کر اپنا نامہ اعمال لے گا، کیونکہ موت کے وقت سے میدان حشر میں حاضری تک اس کے ساتھ جو معاملہ پیش آیا ہوگا اس کی وجہ سے اس کو پہلے ہی یہ اطمینان حاصل ہو چکا ہوگا کہ میں یہاں انعام پانے کے لیے پیش ہو رہا ہوں نہ کہ سزا پانے کے لیے۔قرآن مجید میں یہ بات جگہ جگہ بڑی صراحت کے ساتھ بتائی گئی ہے کہ موت کے وقت ہی سے یہ بات انسان پر واضح ہوجاتی ہے کہ وہ نیک بخت آدمی کی حیثیت سے دوسرے عالم میں جا رہا ہے یا بد بخت آدمی کی حیثیت سے۔پھر موت سے قیامت تک نیک انسان کے ساتھ مہمان کا سا معاملہ ہوتا ہے اور بد انسان کے ساتھ حوالاتی مجرم کا سا۔اس کے بعد جب قیامت کے روز دوسری زندگی کا آغاز ہوتا ہے اسی وقت سے صالحین کی حالت وکیفیت کچھ اور ہوتی ہے اور کفار ومنافقین اور مجرمین کی حالت وکیفیت کچھ اور ہے (تفصیلات کے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد دوم، الانفال، آیت 50۔النحل، آیات 28 و 32، مع حاشیہ 26۔بنی اسرائیل، آیت 97۔جلد سوم، طٰہٰ آیات 102، 103، 124 تا 126، مع حواشی 79، 80، 107۔الانبیاء، آیت 103، مع حاشیہ 98۔الفرقان، آیت 24، مع حاشیہ 38۔النمل، آیت 89، مع حاشیہ 109۔جلد چہارم، سبا، آیت 51، مع حاشیہ 72۔یٰسین، آیات 26، 27، مع حواشی 22۔23۔المومن، آیات 45، 46، مع حاشیہ 63، جلد پنجم، محمد، آیت 27 مع حاشیہ 37۔ق، آیات 19 تا 23۔مع حواشی 22، 23، 25۔)یعنی نامہ اعمال ملتے ہی وہ خوش ہوجائے گا اور اپنے ساتھیوں کو دکھائے گا۔سورۃ انشقاق، آیت 9 میں بیان ہوا ہے کہ" وہ خوش خوش اپنے لوگوں کی طرف پلٹے گا" (حاشیہ 12 اور 13 تفہیم القرآن) آیت 20 میں جنتیوں کی خوش قسمتی اور انکی کامیابی کے سبب کا ذکر ہوا، اِنِّی ظَنَنْتُ اَنِّی مُلٰقٍ حِسَابِیَہٖ ''میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے....'' یعنی وہ اپنی خوش قسمتی کی وجہ یہ بتائے گا کہ وہ دنیا میں آخرت سے غافل نہ تھا بلکہ یہ سمجھتے ہوئے زندگی بسر کرتا رہا کہ ایک روز اسے خدا کے حضور حاضر ہونا اور اپنا حساب دینا ہے،، مولانا امین احسن اصلاحیؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ''ساتھ ہی وہ اپنی اس عظیم کامیابی کا سبب بھی بتائے گا کہ میں نے ہمیشہ اپنے دل میں یہ گمان رکھا کہ مجھے ایک دن اپنے زندگی کے حساب کتاب سے دوچار ہونا ہے۔مطلب یہ ہے کہ اسی گمان نے میری حفاظت کی اور میں ایک ایسا اعمال نامہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوا جس کو دوسروں کے سامنے نہایت خوشی کے ساتھ پیش کرسکوں۔(تدبر قرآن) آگے آیات 21 تا 23 میں یہ بتلایا گیا کہ جو جنتی بندہ ہوگا وہ کس طرح عیش وآرام میں رہتے ہوئے اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوگا! یعنی وہ دلپسند عیش میں ہوگا عالی مقام جنت میں جس کے پھلوں کے گچھے اپنی ڈالیوں کے ساتھ جھکے پڑ رہے ہوں گے،، جنتی لوگوں کے ذکر کے ختم پر، ان سے کہی جانی والی بات بھی بتلائی گئی کہ، کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھَنِیْٓئًۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَۃِ: جو (عمل) تم ایام گزشتہ میں آگے بھیج چکے ہو اس کے صلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں،''یعنی دنیا میں تم نے اللہ کے واسطے اپنے نفس کی خواہشوں کو روکا تھا اور بھوک پیاس وغیرہ کی تکلیفیں (دین حق کی راہ میں) اٹھائی تھیں، آج کوئی روک ٹوک نہیں، خوب رچ پچ کر کھاؤ پیو، نہ طبیعت منغص ہوگی نہ بدہضمی نہ بیماری نہ زوال کا کھٹکا''۔

(**تفسیر عثمانی**): الغرض، وہ لوگ جنہوں نے تصور آخرت کے ساتھ زندگی بسر کی اور جنہوں نے دنیا کی اس''عارضی زندگی'' کو، آخرت والی ''ابدی حیات'' کو کامیاب بنانے میں صرف کیا ہوگا، ایسے لوگ اپنا حساب صاف ستھرا دیکھ کر خوش ہوں گے کیونکہ ان نیکوکاروں کو ہمیشہ والی عیش وعشرت کی زندگی ملے گی۔ایک دوسرا گروہ، اس کے برعکس ہوگا جن میں شامل لوگ اپنی من مانی زندگی گزار کر اپنے رب کے پاس پیش کردیئے جائیں گے جنہوں نے بندگی رب کا حق ادا کرنے سے منہ موڑا تھا، یہ اپنا انجام بد دیکھ کر کف افسوس ملیں گے کہ میرا مال (میری مالی طاقت میرا ٹھاٹ اور کروفر اور خدائے تعالیٰ کے نبیؐ برحق کے مقابلے میں میری اکڑ) کچھ کام نہ آیا۔یعنی میرے غلط دلائل، (کٹ حجتی اور باطل عقائد) نے مجھے ہلاک کردیا۔ ایسے لوگوں کو خدا کی پکڑ سے بچانے کیلئے کوئی نہ ہوگا، ان کے لئے حکم ہوگا کہ ''خُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ'': اسے پکڑو اور طوق پہناؤ، ''ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْہُ'' پھر اس کو جہنم میں جھونک دو، پھر ستر گز لمبے زنجیر میں اس کو جکڑ دو۔(بھلا دیکھیں یہ کیسے بھاگتا ہے)۔آگے ان کے کچھ جرائم گنوائے، جیسے (۱) اللہ بزرگ وبرتر پر ایمان نہ لانا: (۲) اور نہ کسی مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دینا: لہذا ایسے اللہ کے ناشکرے کا روز محشر کوئی ''ھٰھُنَا حَمِیْمٌ'' (پس آج اسکا کوئی دوست نہیں)۔جہنم میں ایسے بد بختوں کو یہ بری غذا دی جاے گی کہ''ولا طعام الا من غسلین'' کوئی طعام بجز پیپ کے جسے کوئی نہیں کھاتا بجز خطا کاروں کے!!!

دوسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ قسم اٹھا کر فرماتا ہے۔''جو چیزیں نظر آرہی ہیں اور جو نظر نہیں آتیں'' ان کی قسم کھا کر کفار مکہ کو خطاب فرمایا گیا کہ تم اس قرآن کو ایک شاعر وکاہن کا کلام کہتے ہیں۔حقیقت تو یہ ہے کہ یہ اللہ کا نازل کردہ کلام پاک ہے جو عزت والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ادا ہو رہا ہے۔ (خوب یاد رکھو!) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کلام میں کمی بیشی کا اختیار نہیں رکھتے یعنی اپنی طرف سے ایک لفظ کم کرتے ہیں نہ اس میں ایک لفظ بھی اضافہ فرماتے۔اس سلسلہ میں مقام نبوت کی نازک اور گراں ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے اور کفار مکہ کو منہ توڑ جواب دینے کیلئے روئے سخن نبیؐ کی طرف ہے، مگر حقیقت میں منکرین کو یہ بتلانا مقصود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کلام پاک سنا رہے ہیں یہ ان کا اپنا کلام نہیں ہے اور نہ تو یہ کسی شاعر وکاہن کا کلام ہے بلکہ میرے رسول کے قلب اطہر پر میری طرف سے نازل کردہ کلام ہے، جو، جوں کا توں بغیر کسی آمیزش کہ تمہیں سنایا جارہا ہے!!! بفرض محال اگر ہمارا فرستادہ، اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر ہماری طرف منسوب کردے تو یہ کوئی معمولی سی حرکت نہیں جس کا نوٹس نہ لیا جائے۔(اے منکران حق اس سلسلہ میں غور کیوں نہیں کرتے؟) پھر فرمایا (یہ قرآن پاک) ''تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ'' یعنی اس کی عظمت وشان بھی ظاہر ہورہی ہے اور اس کی تکذیب کی بدانجامی بھی۔۔۔۔مقصود کلام یہ کہ خبردار ہوجاؤ کہ یہ کلام باشاہِ کائنات کا اتارا ہوا، ہر طرح سے محفوظ ہے، اور یہ برحق وقابل یقین ہے۔اسکی قدر کروگے تو اس میں تمہارا اپنا بھلا ہے نا قدری کروگے تو تمہاری محرومی اور بدانجامی پر افسوس ہے۔سورۃ کے ختم پر ارشاد فرمایا۔''فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ''۔آپ تسبیح کیا کریں اپنے رب کی جو عظمت والا ہے۔

محترم قارئین! اس سورۃ کی آخری آیت کریمہ اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک ہر صاحب ایمان کیلئے بہترین نمونہ ہے، جو خدائے تعالیٰ کی خوشنودی ورضا کا باعث اور اجر وثواب کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے کیونکہ اس ارشاد ربانی کی تعمیل میں نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی لگن اور بڑے شوق سے مشغول رہا کرتے تھے۔ ساری ساری رات کھڑے ہوکر اپنے رب قدوس کی حمد وتسبیح کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج جایا کرتے اس سلسلہ میں''حضرت عروہؓ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو (بہت لمبا) قیام کرتے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوج جاتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ایسا کرتے ہیں، حالانکہ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہوں کی مغفرت کی (یقین دہانی کرائی) جاچکی ہے؟ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! (اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا) '' کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں'' (صحیح مسلم)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو حکم فرمایا گیا ہے کہ''آپ تسبیح کیا کریں اپنے رب کی جو عظمت والا ہے'' (آیت 52) حضرت علامہ عبدالکریم اسری علیہ الرحمہ اس کی بہت عمدہ تشریح فرمائی ہے

52۔یہ وہ تلقین ہے جو قرآن کریم نے بار بار پیش کی ہے کہ جب وہ تنگ پڑے اور طبیعت قابو سے باہر ہونے کو ہوجائے مخالفین کی مخالفتوں کے باعث اور اپنوں کی تنگ نظری کے باعث تو اللہ تعالیٰ کے نام کی تسبیح بلند کرو جو آپ کا رب ہے اور بہت بڑا ہے اور یہی وہ نام ہے جو بریاں دلوں کے لئے باعث سکون ہے۔زخمی دلوں کے لئے مرہم کا کام دیتا ہے۔تھکے ماندوں کے لئے ملجا وماویٰ ہے۔تسبیح سے حقیقی طور پر کیا مراد ہیڈ کیا زبان سے سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کو تسبیح کہتے ہیں؟ کیا تم کو سجدہ میں گر کر ہی سبحان ربی الاعلیٰ کہنا جائز ہے یا بغیر سجدہ کے بھی یہ وظیفہ جائز ہے؟ بلاشبہ سبحان ربی الاعلیٰ سجدہ کی تسبیح ہے جس میں سنت یہ ہے کہ ایک حالت سجدہ میں کم از کم اس کو تین بار دہرایا جائے اور سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم دردزبان ہے جس سے ہر وقت زبان کا تر رہنا دردزبان کے لئے خوب وظیفہ ہے۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دو الفاظ ہیں جو زبان پر تو بہت ہلکے ہیں لیکن وزن میں وہ بہت بھاری ہیں اور رحمن کو وہ محبوب ہیں اور ان دونوں کو اس طرح ادا کیا جاتا ہے کہ: سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہؓ) اور جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہتا ہے اس کیلئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (ترمذی) نیز رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کا تین بار کہنا سنت ہے اور یہ حدیث ابن مسعودؓ سے بیان کی گیا ہے۔دردو وظائف کا اپنا ایک مقام ہے لیکن اصل تسبیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان نقائص سے جو لوگوں نے خوش فہمی اور کم عقلی کی بنا پر اس کی طرف منسوب کردیئے ہیں، پاک وصاف بیان کیا جائے اور اصل تحمید یہ ہے کہ اس کے کمالات کو ظاہر کیا جائے اور اس کی صفات کو بیان کیا جائے اور جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اس دور میں اس تسبیح اور تحمید کی بہت ضرورت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ خوش فہمیوں اور کم عقلیوں کے باعث بھی بہت کچھ منسوب کیا جاچکا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھ کی توفیق عطا فرمائے اور جو کام کرنے کے ہیں ان کے کرنے کی سعی وکوشش جو ہم پر لازم ہے اس کے لئے دن رات کوشاں رہیں، ہاتھ کام میں مصروف ہوں اور زبان ورد سے تر رہے۔ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی العظیم سبحان اللہ الملک الصمد لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر۔(تفسیر عروۃ الوثقیٰ مرتب، اردو مترجم اور مفسر محمد عبداللہ جاوید)۔

اسی وظیفہ پر ہم، اس سورت کے تعارف کو ختم کر رہے ہیں۔الحمد للہ دائما وابدا، وللہ الحمد اولہ واخرہ۔

خطیب مسجد صالحہ قاسمؒ وسینئر کالم نگار حیدرآباد
9849099228

ٹرمپ، رہبرِ اعلیٰ اور مزار

بحری بیڑے قریب آ چکے تھے اور جرنیل نقشوں کے گرد جھک کر منصوبوں کا آخری بار جائزہ لے رہے تھے۔فضا میں جنگ کی بو پھیل چکی تھی۔ پورے خطے نے سانس روک لی تھی۔یہ احساس گہرا ہو چکا تھا کہ تھکے ہوئے ایرانی طرزِ عمل کے ساتھ جینا، ایرانی حکومت کے خاتمے کے ساتھ جینے سے کہیں کم مہنگا ہے۔اسی ادراک کے تحت اپیلیں بلند ہوئیں اور ثالثی کی کوششیں حرکت میں آ گئیں۔خطہ خود کو طاقت کے ایک ایسے کھلے امتحان میں پھنسا ہوا محسوس کرنے لگا جو ہر ممکن انجام کے لیے دروازے کھول دیتا تھا۔یہ تصور بھی مشکل تھا کہ بحری بیڑے کسی ایسے فائدے کے بغیر اپنی اصل بندرگاہوں کی طرف لوٹ جائیں جو اس مہنگے سفر کی قیمت چکا سکے۔جبکہ یہ ماننا بھی آسان نہ تھا کہ ایرانی حکومت کھلے عام اور پوری وضاحت کے ساتھ سمندری قوت کے مالک کی مرضی کے آگے سر جھکا دے۔

اسی ماحول میں رہبرِ اعلیٰ علی خامنہ ای نے یہ انتخاب کیا کہ وہ اپنے عوام اور دنیا کے سامنے امام خمینی کے مزار سے خطاب کریں۔اس دورے کے وقت اور پس منظر نے کئی سوالات کو جنم دیا۔یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ اس علامتی حاضری کے دوران رہبرِ اعلیٰ کے ذہن میں کون سے خیالات گردش کر رہے ہوں گے۔کیا وہ ایرانی عوام کو یہ یاد دلانا چاہتے تھے کہ موجودہ راستہ اسی شخص کی وصیت اور فکر کا تسلسل ہے، جو اس مزار میں آسودۂ خاک ہے، وہی شخص جس نے انقلاب برپا کیا اور ملک کی سمت بدل دی؟ کیا وہ بیعت اور وفاداری کی تجدید اور مرحوم رہنما کی ہدایات سے غیر مشروط وابستگی کا پیغام دینا چاہتے تھے، ایسی ہدایات جن پر سوال کی گنجائش نہیں؟ کیا وہ یہ باور کرانا چاہتے تھے کہ وہ کسی ایسی مفاہمت کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں جو مزار میں آرام کرنے والے کو تکلیف پہنچائے؟ یا پھر وہ یہ یاددہانی کرا رہے تھے کہ وہ مزار اور اس کے مکین کی جدوجہد کے امین ہیں اور انہیں یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ملک، قوم، مزار اور اس کے مکین سب کو بچانے کا فریضہ انجام دیں؟ کیا رہبرِ اعلیٰ کو اپنے پیش رو کی فولادی قوتِ ارادی یاد آ گئی؟ یا پھر وہ لمحہ ذہن میں ابھرا جب طاقت کے توازن نے انہیں ''کافر بعثی نظام'' کے ساتھ جنگ بندی قبول کرنے پر مجبور کیا تھا، انہوں نے اسے ''زہر کا پیالہ پینے'' سے تعبیر کیا تھا؟ اور کیا ان کے ذہن میں یہ خیال بھی آیا کہ تباہ کن جہازوں کی توپوں کو شعلے برسانے سے روکنے کے لیے شاید ایٹمی معاملے، میزائلوں کے معاملے اور علاقائی بازوؤں کے باب میں کسی حد تک زہر کا گھونٹ بھرنا ناگزیر ہو؟

سب سے مشکل مقابلے وہ ہوتے ہیں، جن میں فریقین کے لیے شکست کو قبول کرنا یا اس کا اعتراف کرنا آسان نہیں ہوتا۔کبھی کبھی زخم خوردہ فریق ضد اختیار کر لیتا ہے، نقصان پر نقصان مول لیتا ہے اور مہم جوئی کو جوئے کی حد تک لے جاتا ہے۔نہ ڈونلڈ ٹرمپ کمزور آدمی کی تصویر قبول کرنے پر آمادہ ہے اور نہ ہی خامنہ ای اپنی زندگی کے انجام پر ایسی مہر ثبت کرسکتا ہے۔1989 میں امام خمینی کے انتقال کے بعد منصب سنبھالتے ہی، علی خامنہ ای نے وراثت کو تقدس کا درجہ دیتے ہوئے مرحوم رہنما کی متعین کردہ پالیسیوں کو عملی صورت دینے کا راستہ اختیار کیا۔یہ سفر آسان نہ تھا، خاص طور پر اس وقت جب طوفان اور ہنگامے شدت اختیار کر لیتے تھے۔یہ کہا جا سکتا ہے کہ خامنہ ای نے ایسے بڑے واقعات سے قوت اور مہارت کے ساتھ نمٹا، جنہوں نے دنیا اور مشرقِ وسطیٰ کو ہلا کر رکھ دیا۔اندرونِ ملک ان کی گرفت مکمل اور فیصلہ کن رہی، جبکہ ریاستی ادارے ہر موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے ہمہ وقت تیار تھے۔حکومت نے سوویت یونین کے انہدام کا سامنا کیا، عراق کے کویت پر حملے سے نمٹا، نئی صدی میں 11 ستمبر کے حملوں کے بعد پیدا ہونے والی صورتِ حال سے بھی معاملہ کیا۔امریکا کے عراق پر حملے سے خامنہ ای نے لچک اور مہارت کے ساتھ فائدہ اٹھایا، کیونکہ اس یلغار نے ایران کو خطے میں پھیلنے کا سنہری موقع فراہم کیا۔اسی مرحلے پر جنرل قاسم سلیمانی کا دور شروع ہوا، جو رہبرِ اعلیٰ کی سوچ اور دل کے نہایت قریب تھے۔ایرانی نئی عراقی ریاستی ڈھانچے کے اندر جم کر بیٹھ گیا۔بشار الاسد کا نظام لبنان تک رسائی کا ایک پل بن گیا، جہاں ایران بحیرۂ روم کے کناروں تک جا پہنچا، اور ''حزب اللہ'' کے ذریعے اسرائیل کی سرحدوں پر اپنی موجودگی مضبوط کی۔انہی توسیعی برسوں میں حوثی ابھرے اور علی عبداللہ صالح ایک ایسے انجام کی طرف بڑھا جس نے رفیق حریری کے انجام کی یاد تازہ کردی۔

خامنہ ای وہ شخص ہیں، جو کامیابیوں اور پیش رفتوں کو یاد رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، مگر وہ بے شمار زخموں کے حامل انسان بھی ہیں۔وہ اس دن کو نہیں بھلا سکتے جب انہیں بتایا گیا کہ سلیمانی بغداد ایئرپورٹ کے قریب ایک جلی ہوئی لاش میں تبدیل ہو چکے ہیں۔جس میزائل نے انہیں نشانہ بنایا، اس پر ڈونلڈ ٹرمپ کے دستخط صاف اور واضح موجود تھے۔جو بدلہ لیا گیا، وہ سلیمانی کے مقام اور کردار کے مقابلے میں بہت کم تھا۔ٹرمپ نے وہ جرات کر دکھائی جس سے اس کے پیش رو گریز کرتے رہے تھے۔اس نے سلیمانی کو قتل کیا، ایران کی ہیبت کو جھنجھوڑا، یوں رہبرِ اعلیٰ اور مزار میں آسودہ شخصیت دونوں کو بیک وقت چیلنج کیا۔یکے بعد دیگرے کامیابیوں اور پیش قدمیوں کا زمانہ گزر چکا۔اب وہ ایک ایسا شخص ہے، جس کے زخم بے شمار ہیں۔''طوفان'' کی خوشی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔ بحری بیڑے آن پہنچے، تباہ کن جہاز طاقت کا توازن الٹنے کے لیے قریب آ گئے، پھر مسلسل زخموں کا دور شروع ہو گیا۔ایک درندہ صفت شخص جس کا نام نیتن یاہو ہے، اس نے اپنے درندہ طیارے بھیجے اور ''محورِ مزاحمت'' پر سخت اور بے رحم ضربیں لگائیں۔زخم لگتے چلے گئے۔ اسماعیل ہنیہ کا زخم، جو تہران کے قلب میں لگا، جب وہ رہبرِ اعلیٰ کے مہمان تھے۔حسن نصر اللہ کا زخم، جو بیروت میں لگا، جو سلیمانی کی طرح رہبر کے دل و دماغ کے نہایت قریب تھے۔سنوار کا زخم اور ''سنوار کے طوفان'' کا زخم۔اور وہ زخم بھی جب احمد الشرع کو اثر ورسوخ اور میزائلوں کی راہداری کاٹتے دیکھا گیا، جب وہ الاسدین کے تخت پر بیٹھا نظر آیا، جب اس کے لیے وائٹ ہاؤس اور کریملن کے دروازے کھلتے دکھائی دیے۔یہ تمام زخم شاید برداشت کیے جا سکتے تھے، اگر ان سے بھی زیادہ تکلیف دہ منظر سامنے نہ آتا۔وہ منظر جب اسرائیلی طیارے تہران کی فضاؤں پر چھا گئے، وہ منظر جب انہی بمبار طیاروں، جنہوں نے سلیمانی کو نشانہ بنایا تھا، ایرانی جوہری تنصیبات پر تباہ کن حملے شروع کردیے۔

فتوحات کے دور کے بعد پسپائی کا زمانہ بہت مشکل ہوتا ہے۔ایران دوسروں کی زمین پر لڑتا رہا۔اس نے اپنے اتحادی چھوٹے گروہوں اور پراکسی

UTTAR PRADESH
E-mail: lohianama@gmail.com, Website: www.lohianama.com

اترپردیش

ارم گرلز ڈگری کالج میں فاؤنڈر ڈے پر شاندار تقریب کا انعقاد

''ایک شام ڈاکٹر خواجہ محمد یونس کے نام'' مشاعرے میں شعراء نے اپنے خوبصورت کلام سے نوازا

لکھنؤ (پریس ریلیز): تعلیم کو سماجی انقلاب کا وسیلہ بنانے والے عظیم ماہرِ تعلیم اور بانی ارم ایجوکیشنل سوسائٹی ڈاکٹر خواجہ محمد یونس کی یاد میں گزشتہ روز 4 فروری 2026 کو ارم ایجوکیشنل سوسائٹی، اندرا نگر واقع ارم گرلز ڈگری کالج میں فاؤنڈر ڈے کی مناسبت سے منعقدہ تقریب ایک شام ڈاکٹر خواجہ محمد یونس کے نام " شاندار، تاریخی اور یادگار ثابت ہوئی۔ اس موقع پر علم، ادب، تہذیب اور ثقافت کا حسین امتزاج دیکھنے کو ملا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک جبکہ وزیر اقلیتی بہبود دانش آزاد انصاری مہمانِ اعزازی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ کالج کیمپس کو دیدہ زیب روشنیوں، خوبصورت اسٹیج اور دلکش سجاوٹ سے آراستہ کیا گیا تھا۔ بڑی تعداد میں اساتذہ، دانشوران، ادبا، افسران، صحافی، سماجی شخصیات اور طالبات نے شرکت کی۔

تقریب میں شرکت کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈاکٹر خواجہ محمد یونس نے تعلیم کو محض روزگار کا ذریعہ نہیں بلکہ سماج کی تعمیر کا مشن بنایا۔ انہوں نے کہا کہ ارم گرلس کالج آج اعلیٰ تعلیم کا مرکز بنا ہوا ہے۔ انھوں نے مزید تقریب کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جیسے ہی ڈاکٹر خواجہ محمد یونس کا نام ذہن میں آتا ہے، 1970 میں قائم ہونے والے اس ادارے کے بارے میں خیال آجاتا ہے، جہاں طلباء کو نہ صرف روایتی تعلیم بلکہ جدید تعلیم سے بھی متعارف کرایا جاتا ہے، ڈاکٹر خواجہ یونس نے اپنی پوری زندگی غریبوں کی تعلیم کے لئے وقف کردی تھی، ان کا مقصد دولت کمانا نہیں تھا۔ بلکہ سماج کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ارم ایجوکیشنل سوسائٹی ملک میں اعلیٰ تعلیم کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے اپنے خطاب میں کہا ہے کہ ڈاکٹر خواجہ محمد یونس نے تعلیم کو نہ صرف روزگار کا ایک ذریعہ بنایا بلکہ معاشرے کی ترقی کے لئے ایک ذریعہ تھی۔

انھوں نے کہا کہ "ڈاکٹر خواجہ یونس نے ایک ایسے وقت میں تعلیم کی بنیاد رکھی جب اعلیٰ تعلیم غریبوں اور محروم طبقوں سے دور دور تک محروم تھی ان کے لئے یہ ایک خواب تھا۔ آج، ارم ایجوکیشنل سوسائٹی بھی اسی سوچ کو آگے بڑھا رہی ہے اور بیٹیوں کو تعلیم سے آراستہ کررہی ہے۔" یہی وجہ ہے کہ " معاشرے کو بیٹیوں کی تعلیم سے تقویت ملی ہے "۔ اس موقع پر دانش آزاد انصاری وزیر برائے اقلیتی بہبود نے کہا کہ ارم ایجوکیشنل سوسائٹی ریاست کے منتخب کردہ اداروں میں سے ایک ہے، جس نے اقلیتی برادری کے ساتھ ساتھ پورے معاشرے کے لئے بھی تعلیم کے نئے راستے کھول دیئے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ "ارم گرلز ڈگری کالج بیٹیوں کی تعلیم کے لئے ایک مضبوط قلعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر یونس کا خواب آج ایک حقیقت بن گیا ہے اور یہ ادارہ آنے والی نسلوں کے مستقبل کی تشکیل کررہا ہے"۔ انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر یونس نے اس دور میں تعلیم کی شمع روشن کی جب غریب اور پسماندہ طبقات کے لیے اعلیٰ تعلیم ایک خواب تھی۔ آج ارم ایجوکیشنل سوسائٹی اسی خواب کو حقیقت میں بدل رہی ہے، خصوصاً بچیوں کی تعلیم کے میدان میں یہ ادارہ مثالی کردار ادا کر رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ارم ایجوکیشنل سوسائٹی صوبے کی ان چند تعلیمی تنظیموں میں شامل ہے جنہوں نے اقلیتی سماج کے ساتھ ساتھ پورے معاشرے کو تعلیمی ترقی کی نئی راہیں دکھائی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر خواجہ یونس کا خواب آج زندہ حقیقت بن چکا ہے اور یہ ادارہ آنے والی نسلوں کے مستقبل کو روشن کررہا ہے۔"

فاؤنڈرس ڈے تقریب کا آغاز طالبات کی پُراثر سرسوتی وندنا سے ہوا۔ اس کے بعد لوک رقص، قومی نغمے، صوفیانہ کلام اور گروپ ڈانس نے حاضرین کو مسحور کردیا۔ طالبات کے اعتماد اور فن نے یہ ثابت کردیا کہ تعلیم کے ساتھ تہذیبی تربیت بھی ارم کا خاص امتیاز ہے۔ طلبا کی تقریب کے بعد شام ڈھلتے ہی تقریب نے ادبی رنگ اختیار کرلیا۔ ملک کے نامور شعرا کی موجودگی میں منعقدہ عظیم الشان محفلِ مشاعرہ کا آغاز ہوا۔ مشاعرے کی صدارت مشہور شاعر و سابق چیئرمین نواز دیوبندی نے کی جبکہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر عباس رضا نیر نے انجام دیئے۔ جن شعراء نے اپنے اپنے کلام سے نوازا ان میں ڈاکٹر منظر بھوپالی، ڈاکٹر مہتاب عالم، ڈاکٹر انجم بارہ بنکوی، پون کمار (IAS)، ہری اوم (IAS)، ابرار کاشف، عباس رضا نیر، منیش شکلا، ڈاکٹر طارق قمر، شالنی سنگھ، شکھا اودھیش، انجو سنگھ سمیت متعدد معزز افسران، سماجی کارکنان اور تعلیم سے وابستہ شخصیات موجود رہیں۔ تقریب کے دوران تمام مقررین نے ڈاکٹر یونس کی تعلیمی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور اپنی غزلوں اور نظموں سے سامعین کے دل جیت لیے۔ ہر شعر پر واہ واہ " اور " مکرر ارشاد " کی صدائیں گونجتی رہیں اور محفل دیر تک اپنے عروج پر رہی۔ تقریب کے دوران ارم ایجوکیشنل سوسائٹی کے منیجر ڈاکٹر بزمی یونس، انجینئر خواجہ فیضی یونس، انجینئر خواجہ سیفی یونس، مسز صابرہ حبیب، پرنسپل مسز سحر سلطان، مسز زریں عباس اور ڈاکٹر طارق حسین نے ارم ایجوکیشنل سوسائٹی کے تحت چلنے والے اداروں کی تعلیمی کامیابیوں، طالبات کی نمایاں کارکردگی اور مستقبل کے تعلیمی منصوبوں پر بھی روشنی ڈالی۔ اس موقع پر ارم ایجوکیشنل سوسائٹی کے منیجر ڈاکٹر بزمی یونس، انجینئر خواجہ فیضی یونس اور انجینئر خواجہ سیفی یونس نے کہا کہ آنے والے وقت میں ٹیکنیکل ایجوکیشن، ریسرچ اور اسکل ڈیولپمنٹ کے میدان میں بھی نئے اقدامات کیے جائیں گے اور جلد ہی ارم یونیورسٹی کی بنیاد رکھی جائیگی۔ آخر میں مہمانوں کو یادگاری تحائف پیش کر کے ان کی عزت افزائی کی گئی اور شکریہ کے کلمات کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ فاؤنڈر ڈے کی یہ تقریب نہ صرف ڈاکٹر خواجہ محمد یونس کو شاندار خراجِ عقیدت تھی بلکہ اس نے یہ پیغام بھی دیا کہ تعلیم، ادب اور ثقافت ہی ایک بہتر اور باوقار سماج کی بنیاد ہیں۔ پروگرام کے آخر میں سوسائٹی کے ڈائرکٹر خواجہ فیضی یونس نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور میں (فارسی تا دورہ حدیث) کی تعلیم اب ایک وقت ہوگی

کانپور (پریس ریلیز): مشرقی یوپی کی عظیم دینی، تربیتی، تعلیمی، ادبی، مثالی وتحریکی درسگاہ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور، یوپی جو اللہ رب العزت کے فضل وکرم، بزرگان دین کی موقع بموقع تشریف آوری اور ان کی دعاؤں نیز اساتذہ کرام اور اراکین جامعہ کی مخلصانہ محنت وتوجہات سے روز بروز ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ الحمدللہ جامعہ میں عصری تعلیم کے ساتھ دینیات، شعبۂ حفظ، شعبہ تجوید وقرأت اور درجہ فارسی سے دورہ حدیث شریف تک کی تعلیم وتربیت کا باقاعدہ نظم ماہر اساتذۂ کرام کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ تعلیم میں استحکام، وقت، ضرورت اور حالات کے پیش نظر ذمہ داران و اساتذہ جامعہ کے مشورے کے بعد یہ طے کیا گیا کہ آئندہ سال شوال المکرم ۱۴۴۷ھ سے شعبہ عربی و فارسی (فارسی تا دورہ حدیث شریف) کی تعلیم ایک وقت ہوگی۔ جامعہ کے دیگر شعبہ جات (شعبہ حفظ، شعبہ دینیات، شعبہ تجوید وقرأت) کا حسب سابق تعلیمی نظام دونوں وقت کا رہے گا۔ مذکورہ معلومات قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش ومہتمم جامعہ ہٰذا نے فراہم کرتے ہوئے مزید کہا کہ جامعہ میں عربی فارسی کی تعلیم کا نظام ایک وقت کرنا ایک نہایت دوراندیش، متوازن فیصلہ ہے، یہ فیصلہ طلباء عزیز کیلئے عصری ضرورتوں کو پورا کرنے میں معین و مددگار ثابت ہوگا۔ آج کا دور صرف ڈگری یا دینی تعلیم کا نہیں بلکہ کثیر الجہتی صلاحیتوں کا دور ہے۔ آج کے دور میں ایک طالب علم کو علمی صلاحیت کے ساتھ فن تقریری و

تحریری میں مہارت رکھنا ضروری ہے اور ساتھ ہی کوئی عملی ہنر (کمپیوٹر، ڈیزائننگ، ترجمہ، اکاؤنٹنگ، میڈیا، الیکٹرک ورک، وغیرہ موجود ہو تو وہ نہ صرف عزت کے ساتھ خود کفیل بنتا ہے بلکہ دین کی خدمت بھی بہتر انداز میں کرسکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے جامعہ میں داخلہ لینے کے لئے جدید طالب علم کو سابقہ مدرسہ کا تعلیمی تصدیق نامہ جمع کرنا ہوگا، داخلہ کے وقت ہر طالم علم کو اپنا اور اپنے والد کے آدھار کارڈ کی فوٹو جمع کرنی ہوگی، دو عدد نئے فوٹو ساتھ میں لانا ضروری ہے، کسی بھی شعبہ میں داخلہ امتحان میں کامیاب ہونے کی بنیاد پر ہی ہوگا۔ ہمارے جامعہ میں تمام طرح کی سہولیات دستیاب ہیں۔ جامعہ میں مادر علمی دارالعلوم دیوبند کے طرز پر ماہر اساتذہ کی نگرانی میں تعلیم دی جاتی ہے، حالات حاضرہ کے پیش نظر تمام درجات میں دینی تعلیم کے ساتھ مکمل عصری تعلیم کا نظم بھی ہے، تقریر میں مہارت حاصل کرنے کیلئے پابندی کے ساتھ ہفتہ واری انجمن کا اہتمام ہوتا ہے، بعد نماز فجر تلاوت قرآن کریم کا خاص اہتمام ہے، عربی فارسی کے ابتدائی درجات میں ششماہی و سالانہ امتحان کے علاوہ ماہانہ امتحانات بھی ہوتے ہیں، جامعہ کے تمام شعبوں (شعبہ حفظ، شعبہ قرأت، فارسی تا دورہ حدیث شریف) میں معقول وظیفہ بھی دیا جاتا ہے، بیرونی طلباء کی رہائش کیلئے صاف ستھرے کمروں کھانے اور ناشتہ کا بھی معقول انتظام ہے، طلباء عزیز کو سردی میں لحاف وگرم کپڑے دستیاب کرائے جاتے ہیں، طلباء کا علاج و معالجہ بھی جامعہ کی جانب سے ہی کرایا جاتا ہے۔ مہتمم جامعہ ہٰذا نے بتایا کہ آج یہ اعلان کرتے ہوئے نہایت خوشی ہو رہی ہے کہ ہم ایسا نظام نافذ کرنے جارہے ہیں کہ جس سے طلباء عزیز کو تعلیم حاصل کرنے میں آسانی ہوگی ساتھ ہی وہ ایک وقت تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوکر اپنے دیگر مصروفیات میں لگ پائیں گے، یہ نظام اہل مدارس عربیہ کیلئے ایک مثال ثابت ہوگا۔

حکومت اور الیکشن کمیشن کی سازباز سے جمہوریت کی سرعام دھجیاں اُڑائی جارہی ہیں

کانگریس پارٹی کے سینئر لیڈر ڈاکٹر پی ایل پنیا کا الیکشن کمیشن پر جانبداری برتنے کا الزام

بارہ بنکی (نامہ نگار): راجیہ سبھا کے سابق ممبر اور کانگریس پارٹی کے سینئر لیڈر ڈاکٹر پی ایل پنیا نے کہا ہے کہ جس طرح موجودہ حکومت اور الیکشن کمیشن جمہوری نظام میں گھنونی سازش رچ رہی ہے اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا۔ الیکشن کمیشن کی جانبداری کی پول کھل گئی ہے۔

آج اوبری کوٹی پر پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے گاؤں سبھا پنجرولی کی رہنے والی لجاوتی کو اخباری نمائندوں کے سامنے پیش کیا۔ لجاوتی نے بتایا کہ وہ خود اور اسکے گھر کی دوسری خاتون منی دیوی زندہ سلامت موجود ہیں جبکہ الیکشن کمیشن نے انہیں مردہ قرار دے کر انکے نام کاٹ دیئے ہیں اسی طرح حیدرگڑھ اسمبلی حلقہ کے بیجا میں بھی کچھ اس طرح کی کہانی دوہرائی گئی۔ ڈاکٹر پنیا نے الزام لگایا کہ کہ فارم نمبر 7 چھپے چھپائے فارم بی جے پی کارکنوں کے ذریعہ بی ایل او کو دے کر ان پر ووٹ کاٹنے کا دباؤ ڈال رہے ہیں اگرچہ بی ایل او بھی اس کی مخالفت کررہے ہیں۔

انہوں نے ضلع مجسٹریٹ سے پورے معاملے کی شکایت کے ساتھ ہی الیکشن کمیشن کو بھی چیلنج کیا کہ اس طرح کی دھاندلی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی انہوں نے کہا کہ جس طرح زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ دکھانے کی سازش حکومت اور الیکشن کمیشن کی ساز بازسے کی جارہی ہے اس سے اس کی احساس ہو رہا ہے کہ جمہوریت کی سرعام دھجیاں اُڑائی جارہی ہیں اور آئین ہند کو بالائے طاق رکھ کر ہٹلر شاہی کا ماحول بنایا جارہا ہے انہوں نے کہا کہ صحیح معنوں میں ووٹر نظر ثانی ہوئی ہی نہیں۔ صدر ضلع کانگریس محمد محسن نے الزام لگایا کہ بارہ بنکی ضلع کے کونے کونے سے فارم 7 کے استعمال بیجا کئے جانے کی شکایتیں مل رہی ہیں۔ اس موقع پر صدر شہر کانگریس راجندر ورما پارٹی ترجمان کے سی شریواستو، رام ہرکھ راوت اور وجے پال گوتم بھی موجود تھے۔

قومی انسداد فائیلریا مہم کے تحت ضلع 10 سے 18 فروری تک خصوصی مہم کا اہتمام

بارہ بنکی (نامہ نگار): قومی انسداد فائیلریا مہم کے تحت ضلع فائیلریا (ہاتھی پاؤں) جیسی مہلک بیماری سے نجات دلانے کے لئے آئندہ 10 فروری سے 18 فروری تک خصوصی مہم چلائی جائے گی۔ آج سی ایم او دفتر میں پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے ایڈیشنل سی ایم او ڈاکٹر ڈی کے شریواستو نے کہا کہ حکومت کی تمام کوششوں کے باوجود بھی ضلع میں فائیلریا کے نئے کیس پوری طرح سے ختم نہیں ہوئے ہیں۔ اس بنا پر ضلع میں خصوصی مہم چلائی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ضلع کو فائیلریا سے پاک بنانا ہے تو ہر ایک مستحق کو ''ٹرپل ڈرگ تھریپی'' اپنانا ہوگی۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس کے استعمال سے جسم پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا۔ ریاستی نمائندے ڈاکٹر نتیا نند ٹھا کرنے بتایا کہ ضلع کے دریاباد، دیویٰ، جاٹا بردولی، رام نگر، سدھور اور شہر میں مجموعی طور پر 16 لاکھ 95 ہزار 911 لوگوں کو دوا پلانے کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے لئے 1357 ٹیموں کی تشکیل کی گئی ہے اس موقع پر پی سی آئی نمائندے ڈاکٹر محمد خالد سمیت دوسرے افسران موجود تھے۔

ٹانڈہ باندہ ہائی وے پر بس کی زد میں آکر دو نوجوانوں کی موت

سلطانپور (نامہ نگار): گزشتہ شام ٹانڈہ باندہ ہائی وے پر دوارکا گنج کے قریب روڈ ویز کی ایک تیز رفتار بس کی زد میں آنے سے دو نوجوان جو زیر تعلیم تھے کی موقع پر ہی موت ہوگئی جب کہ تیسرا بچہ شدید طور پر زخمی ہے اور مقامی میڈیکل کالج میں زیر علاج ہے۔ سمیر 19 برس ساکن کنکا خان پور، فیض 18 برس ساکن کنکا خان پور اور امن 19 برس ساکن کنکا خان پور بائیک سے پڑھائی کر کے واپس آرہے تھے اسی دوران تیز رفتار بس نے انکی بائیک کو اپنی زد میں لے لیا سمیر اور فیض کی موقع پر ہی موت ہوگئی جب کہ امن کو زخمی حالت میں میڈیکل کالج داخل کرایا گیا۔ موقع پر پولیس نے پہنچ کر لاشوں کو اپنے قبضہ میں لیا اور پوسٹ مورٹم کے لئے بھیج دیا۔ موقع سے بس ڈرائیور نے فراری اختیار کی۔ پورا علاقہ غم کے ماحول میں ڈوب گیا۔

بیوی سے تنازعہ ہونے کے بعد ڈاکٹر کی خودکشی

بارہ بنکی (نامہ نگار): گذشتہ شب اپنی بیوی سے ہونے والے تنازعہ کے بعد آج صبح ایک پرائیویٹ ڈاکٹر نے اپنے ہی گھر کے کمرے میں مفلر کا پھندہ لگا کر خودکشی کرلی ڈاکٹر کی خودکشی کی اطلاع ملتے ہی پورے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ متوفی کے باپ کے ذریعہ دی گئی اطلاع پر مسولی پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو اپنے قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دی ہے۔ اطلاع کے مطابق ڈاکٹر سندیپ کمار کی شادی تقریباً 10 برس قبل ہوئی تھی انکے 8 رسالہ بیٹا بھی ہے بتایا کہ جاتا ہے کہ شوہر بیوی کے درمیان اکثر تنازعہ ہوتا رہتا تھا گذشتہ 4 مہینے قبل ہی عدالت کے ذریعہ کرائے گئے سمجھوتے کے بعد بیوی ڈاکٹر سندیپ کمار کے ساتھ آئی تھی۔ آج علی الصبح جب بیوی کمرے میں پہنچی تو ڈاکٹر کی لاش اسکے مفلر کے پھندے سے لٹکتی ہوئی دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔ انسپکٹر انچارج سنت مشرا نے بتایا کہ حقائق معلوم کرنے کے لئے لاش کا پوسٹ مارٹم کرایا گیا ہے جسکی رپورٹ ملنے پر آگے کی کارروائی کی جائے گی۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

امریکہ کے ساتھ مذاکرات جمعہ کو مسقط میں ہوں گے: ایران کا اعلان

تہران (ایجنسی): ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کے ساتھ ایٹمی مذاکرات سلطنت عمان کے دارالحکومت مسقط میں جمعہ کی صبح تقریباً دس بجے منعقد ہوں گے۔ اسی تناظر میں وائٹ ہاؤس کے ایک عہدیدار نے بھی تصدیق کی ہے کہ امریکہ جمعہ کے روز عمان میں ایران کے ساتھ اس کے ایٹمی پروگرام پر مذاکرات کرے گا۔ اس سے قبل ایسی رپورٹیں سامنے آئی تھیں کہ ملاقات کے مقام اور طریقہ کار پر اختلافات کے باعث مذاکرات ناکام ہونے کے قریب ہیں۔ ایک امریکی عہدیدار نے العربیہ کو بتایا کہ ایرانیوں کے ساتھ ملاقات برقرار رکھنے کا فیصلہ سفارتی راستے کو محفوظ رکھنے کے لیے کیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اتحادی ممالک نے بھی ایران کے ساتھ سفارت کاری کو موقع دینے کی درخواست کی تھی۔

اس سے قبل بدھ کو ہی امریکی حکام نے ویب سائٹ ایکسیس کے حوالے سے بتایا تھا کہ تہران کے ساتھ مذاکرات کے منصوبے ختم ہو رہے ہیں۔ دو امریکی حکام کے مطابق امریکہ نے بدھ کے روز ایران کو مطلع کر دیا تھا کہ وہ جمعہ کو ہونے والے مذاکرات کے مقام اور شکل میں تبدیلی کے ایرانی مطالبات کو مسترد کرتا ہے۔ حکام نے واضح کیا کہ واشنگٹن نے مذاکرات کا مقام ترکیہ سے تبدیل کر کے سلطنت عمان کرنے کی درخواست پر غور کیا لیکن بدھ کو اسے مسترد کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک اعلیٰ امریکی عہدیدار نے کہا کہ ہم نے انہیں کہہ دیا تھا کہ یا تو یہ طے شدہ طریقہ کار ہوگا یا پھر کچھ نہیں، جس پر انہوں نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے پھر کچھ نہیں۔ مذکورہ عہدیدار نے یہ بھی کہا کہ امریکہ اس ہفتے یا اگلے ہفتے مذاکرات کے لیے تیار ہے بشرطیکہ ایران پہلے سے طے شدہ فارمولے پر واپس آنے پر رضامند ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم تیزی سے کسی حقیقی معاہدے تک پہنچنا چاہتے ہیں ورنہ ہم دیگر آپشنز پر غور شروع کر دیں گے۔ یہ اشارہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی فوجی کارروائی کی دھمکیوں کی جانب تھا۔

قبل ازیں امریکہ اور ایران نے جمعہ کے روز استنبول میں مذاکرات پر اتفاق کیا تھا جس میں مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک نے بطور مبصر شرکت کرنا تھی۔ تاہم ایران نے بدھ کو سرکاری خبر رساں ایجنسیوں کے ذریعے اعلان کیا کہ ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات عمان کے دارالحکومت مسقط میں ہوں گے جن میں ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور امریکی مندوب سٹیو وٹکوف شرکت کریں گے۔ ایرانی ذرائع نے بتایا کہ یہ مذاکرات گذشتہ ادوار کی طرح کے فارمولے پر ہوں گے۔ مذاکرات صرف ایٹمی فائل اور ایران پر عائد پابندیاں ختم کرنے تک محدود رہیں گے اور ان میں میزائل پروگرام جیسے دیگر معاملات پر بات نہیں ہوگی جو کہ امریکہ اور خطے کے ممالک کی ترجیح ہے۔ ایران نے سفارتی حل تک پہنچنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ مذاکرات صرف ایٹمی فائل تک محدود رہنے چاہئیں۔ تہران نے اپنے میزائل پروگرام یا دفاعی صلاحیتوں پر کسی بھی قسم کے مذاکرات کو مسترد کر دیا ہے۔ واشنگٹن اور تہران کے درمیان مذاکرات پر اتفاق اس وقت ہوا جب صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے خلاف فوجی کارروائی کی دھمکی دی تھی جبکہ تہران نے بھی کسی بھی حملے کی صورت میں بھرپور جواب دینے کا انتباہ دیا تھا۔

ایران کو ایٹمی ہتھیاروں سے روکنا امریکہ کی ترجیح ہے: جے ڈی وینس

واشنگٹن (ایجنسی): امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے کہا ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ بارہا اس بات پر زور دے چکے ہیں کہ ایران کو ایٹمی ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ فائل امریکہ کے لیے ریڈ لائن کی حیثیت رکھتی ہے۔ اپنے ایک انٹرویو میں جے ڈی وینس نے بتایا کہ ٹرمپ انتظامیہ تہران کے ساتھ سفارتی راستہ جاری رکھے ہوئے ہے تاہم اس کے ساتھ ساتھ فوجی آپشن بھی میز پر موجود ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ مرحلے میں امریکہ کی تمام تر توجہ اس بات کو یقینی بنانے پر مرکوز ہے کہ ایران ایٹمی ہتھیار حاصل نہ کرسکے۔ جے ڈی وینس کا کہنا تھا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے دورِ اقتدار میں تہران کو ایٹمی بم نہیں ملے گا۔ امریکی نائب صدر نے یہ اشارہ بھی دیا کہ واشنگٹن اس بات کو ترجیح دیتا ہے کہ ایران میں تبدیلی خود وہاں کے عوام کے ذریعے آئے۔

جے ڈی وینس نے اس جانب بھی اشارہ کیا کہ تہران میں سپریم لیڈر علی خامنہ ای کی نگرانی میں کام کرنے والے سیاسی نظام کی نوعیت کے باعث سفارتی مذاکرات انتہائی مشکل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسا ملک ہے جس کے ساتھ سفارت کاری کرنا بہت عجیب ہے کیونکہ آپ اس شخص سے براہِ راست بات نہیں کرسکتے جو ملک چلا رہا ہو۔ یہ صورتحال ہر چیز کو پیچیدہ اور لایعنی بنا دیتی ہے۔ انہوں نے موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ روس، چین یا شمالی کوریا کے سربراہان سے فون پر براہِ راست بات کر سکتے ہیں۔ دوسری جانب امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے اعلان کیا ہے کہ امریکی حکام رواں ہفتے ایران کے ساتھ ملاقات کے انعقاد پر کام کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران کا ایٹمی پروگرام، بیلسٹک میزائل پروگرام، خطے میں دہشت گرد تنظیموں کی حمایت اور اپنے عوام کے ساتھ روا رکھا جانے والا سلوک جیسے تمام معاملات میز پر ہونے چاہئیں۔

مارکو روبیو نے اس امید کا اظہار کیا کہ امریکہ ایٹمی فائل سے ہٹ کر دیگر امور پر بھی بات کرے گا۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ ایران کی مذہبی قیادت ایرانی عوام کی مرضی کی عکاس نہیں ہے اور وہ کسی ایسے دوسرے ملک کو نہیں جانتے جہاں حکمرانوں اور عوام کے درمیان اتنا بڑا فرق موجود ہو۔ گذشتہ بدھ کو ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے تصدیق کی کہ ان کا ملک جمعہ کے روز عمانی دارالحکومت مسقط میں امریکہ کے ساتھ ایٹمی مذاکرات کرے گا۔

شاہین ادارہ جات بیدر کے زیر اہتمام عظیم الشان تقریبِ دستار بندی وخمار پوشی

ڈاکٹر عبدالقدیر کا فکر انگیز خطاب، حفظِ قرآن کے ساتھ عصری تعلیم کے حسین امتزاج کی روشن مثال

بیدر (پریس ریلیز): شاہین ادارہ جات بیدر کے زیر اہتمام شعبہ حفظ القرآن کے حفاظ کرام طلبہ وطالبات کی پُروقار دستار بندی وخمار پوشی کی عظیم الشان تقریب عبدالرحمن ملٹی پرپس ہال، شاہین کیمپس شاہین نگر میں نہایت روح پرور اور ایمانی فضا میں منعقد ہوئی۔ اس بابرکت اجتماع کی صدارت چیئرمین شاہین ادارہ جات جناب ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب نے فرمائی، جبکہ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے جناب ڈاکٹر امام ایم موسیٰ اعظم ابراہیمی (رکنِ تاسیسی مجلس دعوت الحق امریکہ ورکنِ تاسیسی انڈیانا ہوریزن اکیڈمی امریکہ) اور عارف خان صاحب (سابق معروف بالی ووڈ اداکار) نے شرکت کی۔ مہمانِ اعزازی کے طور پر حضرت مولانا تصدق حسین ندوی صاحب دامت برکاتہم (صدر جمعیت العلماء ہند بیدر) اور حضرت مولانا عبدالغنی خان حسامی صاحب دامت برکاتہم (صدر جمعیت العلماء ہند ضلع بیدر) کی معزز موجودگی نے تقریب کو مزید وقار بخشا۔ اس کے علاوہ شاہین ادارہ جات کے ذمہ داران میں مینجنگ ڈائریکٹر جناب عبدالحسیب صاحب، اکیڈمک ڈائریکٹر جناب عبدالمقیت صاحب، صدر معلمہ محترمہ مہر سلطانہ صاحبہ، ڈائریکٹر محترمہ زکیہ بیگم صاحبہ اور ڈائریکٹر محترمہ شائستہ ناز صاحبہ سمیت دیگر ذمہ داران شریک رہے۔ تقریب کا آغاز محمد فرقان متعلم شعبہ حفظ القرآن کی خوش الحان آواز میں تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد ''قرآن فہمی کے علمی مظاہرے'' کے عنوان سے طلبہ نے پورے 15 پاروں کا ترجمہ، اشارات اور پیغامات کے ساتھ پیش کر کے حاضرین کو علمی و روحانی مسرت سے سرشار کر دیا۔ اس موقع پر اپنے صدارتی خطاب میں ماہر تعلیم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب نے حفاظِ کرام، طالبات، اساتذہ اور سرپرستوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے مسرت کا اظہار کیا اور فرمایا کہ شاہین ادارہ جات نے دینی وعصری تعلیم کے حسین امتزاج کو اپنا نصب العین بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین کی تعلیم صرف ایک اضافی سرگرمی نہیں بلکہ بچے کی بنیادی ضرورت اور تعلیمی اداروں کی ذمہ داری ہے۔ اسی فکر کے تحت شاہین ادارہ جات میں LKG سے عربی قاعدہ کی تعلیم کا آغاز کیا جاتا ہے اور جماعت دوم میں مکمل 30 پاروں کی ناظرہ مع تجوید تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے بعد قابل طلبہ کو شعبہ حفظ القرآن میں داخلہ دیا جاتا ہے جہاں محض دو تا ڈھائی سال کے قلیل عرصے میں حفظِ قرآن کی تکمیل کرائی جاتی ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب نے ادارے کی نمایاں کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ابتداء سے اب تک شعبہ حفظ میں داخل ہونے والے طلبہ کی مجموعی تعداد 2017 ہے، جن میں سے 792 حفاظ کرام فارغ ہوچکے ہیں۔ حفظ مکمل کرنے کے بعد انجینئرنگ کے میدان میں جانے والے طلبہ کی تعداد 90 جبکہ میڈیکل کی تعلیم مکمل کرنے والے طلبہ کی تعداد 78 ہے۔ موجودہ وقت میں شعبہ حفظ میں 417 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ اسی طرح 89 عالمات فارغ ہوچکی ہیں جبکہ عالمہ بننے والی طالبات کی مجموعی تعداد 280 ہے۔ سال 2025 میں 63 حفاظ اور 27 عالمات یعنی مجموعی طور پر 90 طلبہ وطالبات نے اس اعزاز کو حاصل کیا، جن میں 20 جید حفاظ شامل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حفاظ کرام کے حوالے سے معاشرے میں پائے جانے والے بعض منفی تصورات کو بدلنے کے لیے شاہین ادارہ جات نے ''اکیڈمک انٹینسیو کیئر (AICU)'' پروگرام شروع کیا ہے جس کا مقصد حفاظ کو عصری تعلیم سے جوڑ کر انہیں آئی اے ایس، آئی پی ایس، ڈاکٹر اور انجینئر جیسے اعلیٰ مناصب تک پہنچانا ہے۔ الحمدللہ اس سمت میں ادارے کو خاطر خواہ کامیابیاں حاصل ہورہی ہیں۔

آتشی معاملہ: پنجاب پولیس کے خلاف دہلی اسمبلی کی کارروائی

**نئی دھلی (ایج

دینی یا دنیاوی تعلیم پر توجہ دینا سب کا فرض ہے: مفتی عرفان میاں

بانی عیدگاہ عیش باغ کا سالانہ عرس منعقد

لکھنؤ (پریس ریلیز) : مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ کی سرپرستی میں درگاہ نظامیہ باغ مولوی انوار صاحب رکاب گنج لکھنؤ میں علمائے فرنگی محل کے عرس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تمام متعلقین، مریدین نے حضرت علامہ شمس العلماء عبدالحلیم فرنگی محلی رحمہ اللہ اور ان کے چھوٹے صاحب زادے شمس العلماء مولانا عبدالحمید فرنگی محلی رحمہ اللہ کے لئے فاتحہ خوانی کے بعد ایصال ثواب میں شرکت کی۔

مفتی عرفان میاں فرنگی محلی سجادہ نشین درگاہ نظامیہ نے اپنے بیان میں کہا کہ موجودہ وقت میں اللہ کی نافرمانی اور برے کاموں کی وجہ سے دنیا میں بہت سی قسم کی آفات اور بیماریاں پھیل رہی ہیں جن کا سبب تعلیم سے دوری ہے۔ لہٰذا تمام مرد اور خواتین، خاص طور پر نوجوان بچوں کو چاہئے کہ وہ دینی اور دنیاوی تعلیم حاصل کریں تا کہ وہ برے کاموں سے بچ سکیں اور خود تربیت اور ترقی حاصل

کریں تا کہ ملک بھی ترقی کرے۔ تعلیم کے تعلق سے باقاعدہ تحریک چلائی جائے، ہر محلے کے ذمہ داران کو یہ سمجھنا ہوگا کہ علاقے میں کوئی بھی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے ہر بچے کو تعلیم دلائی جائے۔ باحیثیت لوگوں کو مدارس عربیہ میں بھرپور تعاون کرنا چاہیے، مدارس عربیہ کی مدد سے ہی علاقے میں پھیل رہی گمراہیوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔

مفتی عرفان میاں نے کہا کہ لوگوں کی مدد سے کچھ آسان چیزوں پر عمل درآمد کر کے تمام پریشانیوں سے بچا جا سکتا ہے، خاص طور پر جھوٹ، دھوکہ دہی، ڈکیتی، شراب خوری، بے شرمی، بے ہوشی، زیادتی، ناانصافی وغیرہ۔ مفتی عرفان میاں فرنگی محلی سجادہ نشین درگاہ نظامیہ نے تمام بزرگوں کیلئے ایصال ثواب کیا اور دعا کی کہ اللہ اپنی خصوصی برکت سے پورے ملک میں خوشیہ اور ترقی عطا فرما، پورے ملک میں امن و امان اخوت کو بڑھاوا دے۔ اس موقع پر مختلف مذہب کے افراد نے درگاہ شریف میں شرکت کی اور گنگا جمنی تہذیب کو ثابت کرتے ہوئے ملک میں یکجہتی کی مثال قائم کی۔ مولانا عفان عتیق فرنگی محلی نائب سجادہ نشین نے حاضرین میں لنگر تقسیم کیا اور ان سے یہ درخواست کی کہ مجلس میں جو باتیں کی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے، یہی ان تقریبات کا اصل مقصد ہے۔ اس کے بعد انہوں نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ قاری معین، مولانا قصص الوارث، قاری شمیم، قاری سعید، سلیم ازاد مکی، ایڈوکیٹ عامر رسول، ایڈوکیٹ فیضان فرنگی محلی نے خصوصی شرکت کی۔

'بی ایل او پر دباؤ بنا کر اقلیتوں کے ووٹ کاٹے جا رہے ہیں'

اکھلیش یادو کی سپریم کورٹ سے مداخلت کی اپیل

لکھنؤ (پریس ریلیز) : اتر پردیش میں ان دنوں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) عمل کے متعلق الیکشن کمیشن اور بی جے پی پر سنگین الزامات عائد کیے جا رہے ہیں۔ ڈمپل یادو کے بعد اب اکھلیش یادو نے بھی الیکشن کمیشن کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ الیکشن کمیشن اور بی جے پی دونوں ملے ہوئے ہیں، یہ دونوں ہی مل کر لوگوں کے نام کاٹنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی اکھلیش یادو نے سپریم کورٹ سے اس معاملے پر فوری نوٹس لینے کی بھی اپیل کی ہے۔

سماجوادی پارٹی کے سربراہ اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو پوسٹ کی۔ انہوں نے لکھا کہ ''معزز سپریم کورٹ سے ہماری اپیل ہے کہ وہ اس بے حد سنگین معاملے پر فوری نوٹس لے، کیونکہ اب کسی اور ادارہ سے انصاف کی امید نہیں بچی

ہے۔ بی جے پی اور اس کے اتحادی، مجرموں کی طرح پیش آ رہے ہیں۔ وہ اتر پردیش کے بی ایل او کو ہراساں کر کے، ان پر دباؤ ڈال کر اور دھمکا کر پی ڈی اے سماج، بالخصوص اقلیتی برادری کے ووٹ فرضی دستاویزات کی بنیاد پر کاٹنے کی سازش کر رہے ہیں۔''

پوسٹ میں اکھلیش یادو مزید لکھا کہ ''ایس آئی آر میں فارم-7 کے غلط استعمال کو فوری طور پر روکا جائے اور ہر ووٹر کے ووٹ دینے کے آئینی حق کی حفاظت کی جائے۔ بی ایل او سے زبردستی کر رہے مجرمان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے اور فاسٹ ٹریک سماعت ہو۔ جب تک کوئی شفاف نظام نہ بن جائے تب تک کے لیے فارم-7 کے استعمال پر پابندی عائد کی جائے اور اب تک جو فارم-7 جمع ہوئے ہیں ان سب کو منسوخ کر دیا جائے۔ دعویٰ اور اعتراض کی سرگرمیوں پر فوری روک لگائی جائے۔''

سابق وزیر اعلیٰ نے پوسٹ میں یہ بھی لکھا کہ ''ملک کے لوگوں کے ووٹ کاٹنے کی سازش کے پیچھے کون سی ملک مخالف طاقتیں ہیں اس کی عدالتی تحقیقات ہو۔ ملک کے ایماندار صحافی اور افسر سامنے آئیں اور ملک مخالف طاقتوں سے لڑنے میں ہمارا ساتھ دیں۔ پی ڈی اے کے محافظوں سے اپیل ہے کہ وہ ہر جائز ووٹ بنانے اور بچانے کے کام میں پوری مستعدی سے لگے رہیں۔ بھاجپائیوں کی دھاندلی کو ان کی ہونے والی ہار کی مایوسی سمجھیں اور ان کی دھوکہ دہی کے ثبوت جمع کر کے ان کے خلاف ایف آئی آر کی تیاری کریں۔ سچ تو یہ ہے کہ جیسے جیسے پی ڈی اے خاندان بڑھ رہا ہے، ویسے ویسے بھاجپائی ڈر رہا ہے۔''

اتر پردیش پولیس میں سپاہی بھرتی امتحان کی تاریخوں کا اعلان

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش پولیس میں سپاہی کے طور پر بھرتی ہونے کی تیاری کرنے والے نوجوانوں کے لیے ایک اہم خبر ہے۔ یوگی حکومت نے سپاہی سول پولیس اور اس کے مساوی عہدوں کے لیے براہ راست بھرتی 2025 کے تحریری امتحان کی تاریخوں کا اعلان کیا ہے۔ منگل کو اتر پردیش پولیس بھرتی اور پروموشن بورڈ (یو پی پی بی) کی طرف سے جاری ایک نوٹیفکیشن کے مطابق سپاہی بھرتی 2025 کا تحریری امتحان 8 جون (پیر)، 9 جون (منگل) اور 10 جون (بدھ) کو منعقد کیا جائے گا۔ یہ امتحان 3 دنوں میں 2-2 شفٹوں میں کرایا جائے گا۔

اس بھرتی عمل کے ذریعے 679,32 آسامیاں پُر کی جائیں گی۔ سپاہی بھرتی امتحان سے متعلق مزید معلومات بشمول امتحانی مراکز، ایڈمٹ کارڈ اور رہنما خطوط، اتر پردیش پولیس بھرتی اور پروموشن بورڈ کی سرکاری ویب سائٹ پر جاری کئے جائیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ اس معاملے میں مختلف حلقوں کی جانب کی جاری تنقید کے درمیان یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے یہ اعلان کیا ہے۔ امیدواروں کے مفادات کو ترجیح دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر 2025 میں پولیس فورس میں کانسٹیبل سول پولیس اور اس کے مساوی آسامیوں کے لیے مجوزہ براہ راست بھرتی کے لیے زیادہ سے زیادہ عمر کی حد میں 3 سال کی رعایت دی گئی ہے۔

تیسری جنس کی باعزت شمولیت تعلیمی اداروں کی اہم سماجی ذمہ داری: پروفیسر اجے تنیجا

خواجہ معین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں لیگل اسٹڈیز کی جانب سے دو روزہ بین الاقوامی سیمینار کا انعقاد

لکھنؤ (پریس ریلیز): خواجہ معین الدین لینگویج یونیورسٹی میں لیگل اسٹڈیز کی جانب "ہندوستان میں تیسری جنس کی داستان: سماجی حاشیوں سے قومی دھارے تک" کے عنوان سے موجودہ عہد میں تیسری جنس کے سماجی، قانونی، ثقافتی اور تہذیبی حقوق کے مختلف پہلوؤں اور ان سے جڑے مسائل و موضوعات کے نئے مباحث کو منور کرنے کے لئے دو روزہ بین الاقوامی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ اس دو روزہ بین الاقوامی سیمینار میں ملک اور بیرون ملک کے اساتذہ، دانشوران اور قانون داں نے شرکت کریں گے اور تیسری جنس کے افراد کو درپیش مسائل کو علمی بنیادوں پر سمجھنے اور ان کے حقوق کے تحفظ پر نتیجہ خیز گفتگو کریں گے۔ اس سیمینار کی کنوینر ڈاکٹر شویتا ترویدی نے موضوع کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ تیسری جنس کے افراد کی جدوجہد محض سماجی قبولیت کے حصول تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ایک ہمہ جہتی جدوجہد ہے جو قانونی حقوق، ثقافتی شناخت اور معاشی خودمختاری جیسے اہم پہلوؤں سے گہرے طور پر وابستہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ تاریخ کے طویل عرصے تک تیسری جنس کے افراد کو سماجی اور ادارہ جاتی سطح پر نظرانداز کیا جاتا رہا جس کے باعث انہیں بنیادی انسانی حقوق کے حصول میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ڈاکٹر شویتا ترویدی نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ عہد میں ان مسائل کو جزوی یا سطحی انداز میں دیکھنے کے بجائے ایک جامع اور سنجیدہ فکری مکالمے کی ضرورت ہے۔ ان کے مطابق یہ بین الاقوامی سیمینار اسی مقصد کے تحت منعقد کیا گیا ہے تا کہ تیسری جنس سے متعلق قانونی فریم ورک، سماجی رویوں، ثقافتی بیانیوں اور معاشی امکانات پر بامعنی گفتگو کی جا سکے۔ اس دو روزہ بین الاقوامی سیمینار کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ڈین فیکلٹی آف لیگل اسٹڈیز پروفیسر مسعود عالم نے کہا کہ تیسری جنس کا موضوع محض ایک سماجی مسئلہ نہیں بلکہ یہ انسانی وقار، آئینی مساوات اور بنیادی حقوق سے جڑا ہوا ایک نہایت اہم اور حساس معاملہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستانی معاشرہ طویل عرصے تک تیسری جنس کے افراد کو سماجی حاشیوں تک محدود رکھتا رہا جس کے نتیجے میں انہیں تعلیمی، معاشی، سماجی اور قانونی سطح پر شدید محرومیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ جامعات محض درس و تدریس کے مراکز نہیں ہوتیں بلکہ وہ سماجی شعور

کی تشکیل اور مثبت سماجی تبدیلی کا ایک مؤثر ذریعہ بھی ہوتی ہیں۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ تیسری جنس کے افراد کو سماج کے مرکزی دھارے میں باعزت طور پر شامل کرنا تعلیمی اداروں کی ایک اہم سماجی ذمہ داری ہے جس سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ آئین ہند تمام شہریوں کو بلا امتیاز مساوی حقوق، آزادی اور وقار کی ضمانت دیتا ہے تاہم ان آئینی حقوق کو محض قانونی دفعات تک محدود رکھنا کافی نہیں بلکہ انہیں عملی سطح پر نافذ کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انھوں نے اس امر کی بھی نشاندہی کی کہ تعلیمی ادارے تحقیق، مکالمے اور آگہی کے ذریعے سماج میں رواداری، شمولیت اور مساوات کے اقدار کو فروغ دے سکتے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ اس نوعیت کے بین الاقوامی سیمینار علمی مکالمے کو وسعت دینے کے ساتھ ساتھ سماجی بیداری پیدا کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایسے پلیٹ فارم مختلف فکری زاویوں، قانونی تجربات اور عالمی تناظرات کو یکجا کر کے نہ صرف پالیسی سازی کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں بلکہ ایک زیادہ منصفانہ اور انسان دوست سماج کی تشکیل میں بھی معاون ثابت ہوتے ہیں۔

اس موقع پر معروف ادیبہ اور سابق ڈائریکٹر آکاشوانی گورکھپور ڈاکٹر نیرجا مادھو نے اپنا کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے نہایت فکر انگیز اور جامع انداز میں گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی تہذیب و ثقافت میں تیسری جنس کا وجود کوئی نیا یا اجنبی تصور نہیں بلکہ قدیم زمانوں سے اسے کسی نہ کسی صورت میں تسلیم کیا جاتا رہا ہے۔ مذہبی متون، لوک روایتوں اور تاریخی حوالوں میں اس کی واضح جھلک ملتی ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ ہماری تہذیب بنیادی طور پر تنوع اور ہم آہنگی کی علمبردار رہی ہے۔ تاہم ڈاکٹر نیرجا مادھو نے اس حقیقت کی طرف بھی توجہ دلائی کہ جدید دور میں سماجی رویّوں، تعصّبات اور ادارہ جاتی رکاوٹوں کے سبب تیسری جنس کے افراد کو آج بھی مساوی حقوق، باعزت شناخت اور سماجی قبولیت کے لیے مسلسل جدوجہد کرنا پڑ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانونی سطح پر بعض مثبت اقدامات کے باوجود عملی زندگی میں امتیاز، محرومی اور نظرانداز ی کے مسائل اب بھی موجود ہیں۔ پروفیسر دیپک سنگھ چوہان نے اپنے خطاب میں قانون سازی کے تناظر میں تیسری جنس کے حقوق پر نہایت سنجیدہ اور مدلل انداز میں روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ کسی بھی مہذب اور جمہوری سماج میں قانون کا بنیادی مقصد تمام شہریوں کو مساوی حقوق، تحفظ اور انصاف فراہم کرنا ہوتا ہے، اور اسی اصول کے تحت تیسری جنس کے افراد کے حقوق کا تحفظ بھی ریاست کی آئینی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ہندوستانی آئین برابری، آزادی اور وقار انسانی کی ضمانت دیتا ہے، اور انہی دفعات کی روشنی میں تیسری جنس کو ایک الگ شناخت دینے کی راہ ہموار ہوئی۔ عدالت عظمیٰ کے تاریخی فیصلوں اور بعد ازاں ہونے والی قانون سازی نے تیسری جنس کے افراد کو قانونی طور پر تسلیم شدہ شہری کا درجہ عطا کیا جس سے انہیں تعلیم، روزگار، صحت اور سماجی بہبود کے شعبوں میں حقوق کے حصول کا راستہ ملا۔ اس سیمینار کی نظامت ڈاکٹر پیوش ترویدی اور شکریے کے کلمات امن ترپاٹھی نے ادا کیا۔ اس موقع پر اساتذہ کے علاوہ لیگل اسٹڈیز اور دیگر شعبوں کے طلبہ کثیر تعداد میں موجود تھے۔

نویں جماعت کی طالبہ سے جنسی زیادتی، تین ملزمین گرفتار

لکھنؤ (ایجنسی): ریاست اتر پردیش ضلع جالون کے رام پورہ تھانہ علاقے میں نویں جماعت میں پڑھنے والی 15 سالہ نابالغ طالبہ کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کے معاملے میں پولیس نے تین ملزمین کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے۔ متاثرہ کی ماں، جو رام پورہ تھانہ علاقہ کی رہنے والی ہے، نے شکایت درج کرائی ہے۔ سی او مادھوگڑھ امبوج یادو نے بتایا کہ 3 فروری 2026 کو تین افراد نے نابالغ طالبہ کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کی۔ شکایت کا نوٹس لیتے ہوئے رام پورہ پولیس اسٹیشن میں تعزیرات ہند، پی او سی ایس او ایکٹ، اور ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ سی او مادھوگڑھ امبوج یادو نے بتایا کہ شکایت میں کہا گیا ہے کہ طالب علم پر 2 فروری کو دوپہر 1:30 بجے کے قریب حملہ کیا گیا۔ اسکول ختم ہونے کے بعد، رویندر کا بیٹا بھوپیندر، دانش، احسان خان کا بیٹا اور دیپ، گووند کا بیٹا، طالب علم کو کالج کیمپس کے ایک کمرے میں لے گئے۔ اسے وہاں بند کر کے اجتماعی عصمت دری کی گئی۔ متاثرہ لڑکی کا طبی معائنہ کرایا گیا اور عدالت میں اس کا بیان ریکارڈ کرایا گیا۔ سی او مادھوگڑھ امبوج یادو نے بتایا کہ جائے وقوعہ کے معائنہ اور تفتیش کے دوران حاصل ہونے والے شواہد کی بنیاد پر واقعہ کا پتہ لگایا گیا۔ تحقیقات کے دوران سامنے آنے والے حقائق کی بنیاد پر بھوپیندر ولد رویندر، دانش ولد احسان خان اور دیپ ولد گووند ساکنان گاؤں جگمان پور کو گرفتار کیا گیا۔

غریب مریضوں کی مدد سے قلبی اطمینان نصیب ہوتا ہے: ڈاکٹر ہشام احمد

لکھنؤ (پریس ریلیز): شہر میں انسانیت نوازی کی ایک روشن مثال قائم کرتے ہوئے کارڈیو سیوا فاؤنڈیشن کے تحت غریب اور بے سہارا مریضوں کی امداد کا سلسلہ جاری ہے۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر ہشام احمد نے کہا کہ غریب مریضوں کی مدد سے جو قلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے، وہ کسی اور کامیابی سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے بتایا کہ میڈیکل کی مصروف تعلیم کے باوجود خدمتِ خلق کے لیے وقت نکالنا دراصل پیشۂ طب کی اصل روح ہے۔ ان کے مطابق ایک ڈاکٹر کی ذمہ داری صرف علاج تک محدود نہیں بلکہ مریض کی معاشی و اخلاقی دلجوئی بھی اس کا حصہ ہے۔

کارڈیو سیوا فاؤنڈیشن کے بانی ڈاکٹر فائق منصوری کا اس موقع پر خصوصی ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر ہشام احمد نے کہا کہ یہ تمام خدمات ڈاکٹر فائق منصوری کے وژن اور جذبۂ خدمت کا نتیجہ ہیں۔ ڈاکٹر فائق منصوری نے نوجوانی کے دور ہی میں اس پلیٹ فارم کی بنیاد رکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ اگر نیت خالص ہو تو محدود وسائل کے باوجود بڑے کام انجام دیے جا

سکتے ہیں۔ ان کی قیادت اور رہنمائی میں فاؤنڈیشن نہ صرف مالی طور پر کمزور مریضوں کی مدد کر رہی ہے بلکہ انہیں بہتر علاج تک رسائی فراہم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

اس انسانی خدمت کے اعتراف میں نائب وزیر اعلیٰ برجیش مشرا نے بھی ڈاکٹر فائق منصوری اور ڈاکٹر ہشام احمد کو انعام سے نوازا، اس کاوش کو سراہا اور کہا کہ ایسے مثبت اقدامات معاشرے میں امید و سکون کا پیغام پھیلاتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق فاؤنڈیشن کے ذریعے اب تک متعدد ضرورت مند مریضوں کو علاج، ادویات اور مشورہ فراہم کیا جا چکا ہے، جس سے کئی خاندانوں کو سہارا ملا ہے۔ سماجی حلقوں نے ڈاکٹر فائق منصوری اور ڈاکٹر ہشام احمد کی اس کاوش کو نوجوان نسل کے لیے قابلِ تقلید مثال قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر ہشام احمد نے اپنے بیان کے اختتام پر کہا کہ اگر معاشرے کا ہر فرد اپنی استطاعت کے مطابق کسی ایک ضرورت مند کا ہاتھ تھام لے تو معاشرتی مسائل میں نمایاں کمی آ سکتی ہے۔ انہوں نے اہلِ خیر سے اپیل کی کہ وہ کارڈیو سیوا فاؤنڈیشن کے اس انسانی مشن میں بھرپور تعاون کریں۔

سی ایم یوگی کا بڑا بیان: یوپی میں چائنیز مانجھے سے ہونے والی اموات پر درج ہوگا قتل کا مقدمہ

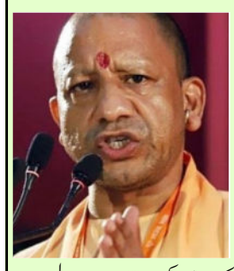

لکھنؤ (ایجنسی): یوگی حکومت نے اتر پردیش میں چائنیز مانجھا کے المناک واقعات کو روکنے کے لیے تاریخی فیصلہ لیا ہے۔ ریاست میں چینی مانجھا سے ہونے والی کسی بھی موت کو اب عام حادثہ نہیں بلکہ قتل تصور کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے واضح ہدایات جاری کی ہیں کہ ایسے معاملات میں قصورواروں کے خلاف قتل کے الزامات کے تحت مقدمات درج کر کے سخت کارروائی کی جانی چاہئے۔ حال ہی میں ایک اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ میں سی ایم یوگی نے عہدیداروں کی سرزنش کی۔ انہوں نے سوال کیا کہ جب پابندی ہے تو چائنیز مانجھا چھپ کر مارکیٹ میں کیسے دستیاب ہے۔ پولیس اور انتظامیہ کو ریاست بھر میں خصوصی مہم چلانے اور غیر قانونی ذخیرہ اندوزی، سپلائی اور فروخت میں ملوث افراد کے خلاف بڑے پیمانے پر چھاپے مارنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے پولیس سربراہوں کو واضح طور پر ہدایت کی ہے کہ وہ اس غیر قانونی تجارت کی پوری سپلائی چین کی نشاندہی کریں اور مرکزی سرغنہ کے خلاف مثالی کارروائی کریں۔ 4 فروری کو لکھنؤ میں پیش آنے والے ہولناک واقعے کے بعد حکومت کی سختی مزید تیز ہو گئی ہے۔ ایک طبی نمائندہ (ایم آر) دارالحکومت میں اپنی موٹر سائیکل چلا رہا تھا کہ اچانک ایک چینی دھاگہ اس کی گردن میں پھنس گیا۔ دھاگہ اتنا تیز تھا کہ اس نے اس کی گردن کو گہرا زخم دیا۔ وہ سڑک پر گرا اور 10 منٹ تک درد سے کراہتا رہا اور آخر کار زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ اس واقعہ نے پورے شہر کو ہلا کر رکھ دیا۔ صرف قانونی کارروائی پہ نہیں، بلکہ حکومت نے حکام کو اس تفریحی مانجھے کے ممکنہ خطرات کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے آگاہی مہم شروع کرنے کا کام بھی سونپا ہے۔ حکومت نے محفوظ متبادل اور سوتی دھاگے کے فروغ پر زور دیا ہے۔

اتر پردیش: 2 سال میں 1.08 لاکھ سے زائد لوگ لاپتہ

الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا 'افسروں کی سستی حیران کرنے والی'

لکھنؤ (پریس ریلیز): الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے بدھ (4 فروری) کو اتر پردیش میں تیزی سے بڑھتے ہوئے لاپتہ لوگوں کی تعداد کے متعلق از خود نوٹس لیا اور ایک مفاد عامہ کی عرضی (پی آئی ایل) داخل کرنے کا حکم دیا۔ اس میں کہا گیا کہ گزشتہ 2 سالوں میں 08.1 لاکھ سے زائد لوگ لاپتہ ہو گئے، جبکہ پولیس نے صرف 9700 معاملوں میں ہی کارروائی شروع کی۔

پولیس کی بے عملی پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے ان اعداد و شمار کو 'حیران کن' قرار دیا۔ بنچ نے بدھ کو سماعت کے دوران کہا تھا کہ ''ہم لاپتہ لوگوں سے متعلق شکایات پر افسران کے رویے سے بہت حیران ہیں، کیونکہ اس طرح کے معاملوں میں ظاہر طور پر فوری کارروائی کی ضرورت ہوتی ہے۔'' عدالت نے یہ بھی ہدایت دی کہ اس معاملے کو جمعرات (5 فروری) کو بھی سماعت کے لیے لسٹ کیا جائے۔

جسٹس عبدالمعین اور بیتارانی کی ڈویژن بنچ نے یہ تبصرہ وکرما پرساد کی جانب سے داخل ایک کرمنل رِٹ عرضی پر سماعت کرتے ہوئے کیا۔ عرضی گزار نے الزام عائد کیا تھا کہ ان کا بیٹا جولائی 2024 میں لاپتہ ہو گیا تھا اور پولیس اسے تلاش کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں دکھا رہی ہے۔ سماعت کے دوران بنچ نے ایڈیشنل چیف سکریٹری (ہوم) سے معاملے میں ایک تفصیلی حلف نامہ طلب کیا۔ حکومت کی جانب سے داخل حلف نامے کے مطابق یکم جنوری 2024 اور 18 جنوری 2026 کے درمیان ریاست میں تقریباً 108300 لاپتہ لوگوں کی شکایتیں درج کی گئیں، لیکن لاپتہ لوگوں کی تلاش کرنے کے متعلق محض 9700 معاملوں میں ہی کارروائی کی گئی۔ جبکہ دیگر معاملوں میں کوئی کارروائی شروع نہیں کی گئی۔ ان اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ نے یوپی پولیس کے سست رویے پر ناراضگی کا اظہار کیا اور اس معاملے کو وسیع تر مفاد عامہ سے منسلک مانتے ہوئے کورٹ رجسٹری کو اس معاملے کو ریاست میں لاپتہ افراد کے معاملے سے متعلق مفادِ عامہ کی عرضی کے طور پر درج کرنے کی ہدایت دی۔

سنبھل: ٹیکس ڈپارٹمنٹ کا چھاپہ، 33 کروڑ کے زیورات ضبط

لکھنؤ (ایجنسی): سونے اور چاندی کی آسمان چھوتی قیمتوں کے درمیان، ریاستی محکمہ ٹیکس نے ٹیکس چوروں کے خلاف کریک ڈاؤن شروع کر دیا ہے۔ سنبھل ضلع میں، محکمہ نے ایک مشہور جیولر کے شوروم اور گھر پر چھاپہ مارا اور تقریباً 33 کروڑ روپے کے غیر ظاہر شدہ اثاثے (سونا، چاندی، اور ہیرے) برآمد کیا۔ موقع پر ہی جیولر سے 20.1 کروڑ روپے کا جرمانہ وصول کیا گیا۔ اسٹیٹ ٹیکس ڈپارٹمنٹ کو کچھ عرصے سے خفیہ اطلاع مل رہی تھی کہ کچھ تاجر اونچی قیمتوں کا فائدہ اٹھانے کے لیے مناسب بلوں کے بغیر بڑے پیمانے پر خرید و فروخت میں مصروف ہیں۔ ایڈیشنل کمشنر آر اے سیٹھ کی ہدایت پر تقریباً ایک ماہ تک جیولر کی سرگرمیوں پر نظر رکھی گئی۔ ٹھوس شواہد ملنے کے بعد مرادآباد زون کی ایک 10 رکنی ٹیم نے 4 فروری کو دوپہر 1 بجے ایک ساتھ شوروم اور گھر پر چھاپہ مارا۔

گرل فرینڈ کو اپنے عاشق کے قتل کے جرم میں عمر قید کی سزا، دوسری عورت سے شادی کرنے پر پریشان نرس نے تیزاب سے کر دیا تھا حملہ

لکھنؤ (ایجنسی): بدھ کو آگرہ کی ADJ-2 عدالت نے ایک نرس گرل فرینڈ کو اپنے عاشق کے قتل کے جرم میں عمر قید کی سزا سنائی۔ عدالت نے اس پر 40 ہزار روپے جرمانہ بھی عائد کیا۔ محبوبہ کی دوسری عورت سے شادی طے ہونے کے بعد پریشان محبوبہ نے اسے اپنے کمرے میں بلایا اور تیزاب سے حملہ کر دیا۔ دونوں جھلس گئے اور علاج کے دوران عاشق کی موت ہو گئی۔ اس کے اس جرم نے ایک خاندان کو یتیم کر دیا، کیونکہ متوفی خاندان کا واحد کمانے والا تھا۔ متوفی کی ماں کی شکایت کی بنیاد پر ہری پروت پولیس اسٹیشن نے ملزمہ گرل فرینڈ کے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔

یہ واقعہ 25 مارچ 2021 کو پیش آیا تھا۔ آگرہ کے ہری پروت تھانہ علاقے کے اندر شاستری نگر کھنڈاری میں ایک کرایہ دار سونم نے اپنے عاشق دیویندر پر تیزاب سے حملہ کیا۔ دیویندر بری طرح جھلس گیا اور اسے ایک پرائیویٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ نازک حالت میں دہلی لے جانے کے دوران دیویندر نے راستے میں ہی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ دیا۔ تیزاب حملے میں جھلس جانے والی سونم کو بھی اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ متوفی دیویندر کی ماں، کسما دیوی، بیوی کالی چرن، ساکن بہاپور، سہاور، ہاتھرس کی طرف سے درج کرائی گئی شکایت کی بنیاد پر، ہری پروت پولیس نے ملزمہ سونم پانڈے، مہیندر پانڈے کی بیٹی، اشوک نگر، بابر پور، اوریا کے رہنے والی کے خلاف مقدمہ درج کیا۔

اے ڈی جی کرائم وجے ورمانے بتایا کہ ہری پروت پولیس نے ملزمہ سونم کے خلاف دیویندر کی ماں کسما دیوی کی شکایت کی بنیاد پر مقدمہ درج کیا اور تفتیش کی۔ دیویندر کی موت کے بعد، تیزاب حملہ کیس کو قتل کی کوشش میں تبدیل کر دیا۔ ملزمہ سونم تیزاب کے حملے میں جھلس گئی تھی اور اسے ابتدائی طور پر نجی اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ اس کے بعد اسے ایس این ایم سی (SNMC) میں داخل کرایا گیا۔ اس کے بعد پولیس نے سونم کو یکم جون 2021 کو گرفتار کیا اور عدالت میں پیش کیا۔ تحقیقات اور شواہد کی بنیاد پر ملزمہ سونم کے خلاف 13 جولائی 2021 کو عدالت میں چارج شیٹ دائر کی گئی۔

دیویندر کھنڈاری، اصل میں کاس گنج کے سہاور تھانہ علاقے کا رہنے والا، پیتھالوجی میں لیب اسسٹنٹ کے طور پر کام کرتا تھا۔ وہ پانچ بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا۔ آگرہ میں کام کرنے کے دوران دیویندر کی دوستی سونم پانڈے سے ہو گئی، جو بابر پور اشوک نگر، احیتمل تھانہ علاقے اوریا کی ایک نرس تھی۔ سونم شاستری نگر میں کرائے پر رہتی تھی اور سکندرا علاقے کے ایک اسپتال میں کام کرتی تھی۔ دیویندر اکثر سونم کے کمرے میں جاتا تھا۔ پولیس پوچھ گچھ کے دوران ملزمہ نے بیان دیا کہ "میں دیویندر سے محبت کرتی تھی اور اس سے شادی کرنا چاہتی تھی، پھر جب دیویندر کی شادی دوسری عورت سے طے ہوئی تو مجھے اس کے بارے میں معلوم ہوا۔" میں نے دیویندر پر دباؤ ڈالا کہ وہ اپنی شادی توڑ دے اور مجھ سے شادی کر لے۔ تاہم دیویندر اس کے لیے تیار نہیں تھے۔ اس لیے 24 مارچ 2021 کی رات میں نے پنکھا ٹھیک کرنے کے بہانے دیویندر کو اپنے کمرے میں بلایا۔

اے ڈی جی کرائم وجے ورمانے بتایا کہ 25 مارچ 2021 کی صبح سونم نے دیویندر پر تیزاب پھینکا، جس سے وہ جھلس گیا۔ دونوں کو دہلی گیٹ کے اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ ان کی حالت خراب ہونے پر دیویندر کو بہتر علاج کے لیے دہلی کے صفدر جنگ اسپتال ریفر کیا گیا۔ تاہم دیویندر کی راستے میں ہی موت ہو گئی۔ اس وقت، ہری پروت تھانے کے انچارج انسپکٹر اروند کمار نے دیویندر کی موت کا اعلان ریکارڈ کیا۔ دیویندر نے اپنے بیان میں کہا کہ سونم نے تیزاب پھینکا تھا۔ دیویندر کی ماں نے بھی سونم پر الزام لگایا۔

اے ڈی جی کرائم وجے ورمانے بتایا کہ پولیس نے اس کیس میں مالک مکان اور متوفی دیویندر کے اہ